نمبر ۴۸ | مورخہ ۲۰ اکتوبر ۱۹۳۲ء | یوم پنجشنبہ | مطابق ۱۸ جمادی الثانی ۱۳۵۱ھ | جلد ۲۰

جناب چوہدری ظفر اللہ خان صاحب ممبر تعلیم حکومت ہند

کی

قادیان میں تشریف آوری

جناب چودھری ظفر اللہ خان صاحب حکومت ہند کے وزیر تعلیم اپنے خاص سیلون میں ۱۸ اکتوبر کو ۱۲ بجے کی ٹرین سے قادیان تشریف لائے۔ قادیان کی پبلک اور معززین نے آپ کا شاندار استقبال کیا۔ سٹیشن کے پلیٹ فارم پر دریاں ان پر قالین اور ان پر سرخ رنگ کا کپڑا دور تک بچھایا گیا تھا۔ احمدیہ کور کے والنٹیر اپنی وردی میں ملبوس دو رویہ کھڑے تھے۔ سیلون سے اترنے پر معززین قادیان نے جن میں مقامی ڈی۔ اے۔ وی ہائی سکول

کے ہیڈ ماسٹر صاحب بھی شامل تھے۔ آپ کو خوش آمدید کہا۔ اور ہجوم نے اللہ اکبر کا نعرہ بلند کیا۔ آپ نے احباب سے مصافحہ فرمایا۔ اس کے بعد مجمع کے درمیان سے گزر کر جو دو رویہ کھڑا تھا۔ سٹیشن سے باہر تشریف لائے۔ اس وقت مدرسہ احمدیہ کے ایک طالب علم محمد عبد اللہ نے آپ کی تعریف میں ایک بہت اچھی نظم پڑھی۔ آپ جناب چودہری فتح محمد صاحب ناظر اعلیٰ حضرت میاں شریف احمد صاحب اور اپنے پرسنل اسسٹنٹ کے ساتھ موٹر میں بیٹھکر محلہ دار الفضل سے ہوتے ہوئے

بورڈنگ ہائی سکول کی سڑک سے احمدیہ چوک میں پہنچے۔ اس تمام راستہ کو رنگین کاغذوں کی جھنڈیوں سے آراستہ کیا گیا تھا۔ اور مختلف مقامات پر استقبالی دروازے بنائے گئے تھے۔ جن پر خوش آمدید۔ السلام علیکم چوہدری ظفر اللہ خان زندہ باد۔ اھلا وسھلا و مرحبا کے قطعات آویزاں تھے۔ احمدیہ چوک میں جناب چوہدری صاحب موٹر سے اُتر کر پہلے مسجد مبارک میں تشریف لیگئے۔ اور دو رکعت نفل ادا کئے۔ اس کے بعد بہشتی مقبرہ میں دعا کیلئے گئے۔ وہاں سے واپسی پر حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کے ہاں فروکش ہوئے۔ آپ اسی دیسی لباس شلوار۔ اور ترکی ٹوپی میں ملبوس تھے۔ جو عام طور پر پہنا کرتے ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے آپ کے اعزاز میں ایک پر تکلف دعوت دی۔ جس میں بیس کے قریب مقامی معززین شامل تھے۔ ۲½ بجے کی گاڑی سے جناب چودہری صاحب واپس تشریف لے گئے۔ سٹیشن پر آپ کی مشایعت کے لئے مقامی سکولوں کے طلبا کے علاوہ کثیر التعداد اصحاب موجود تھے۔ صاحب ڈپٹی کمشنر ضلع گورداسپور مع ایک اسسٹنٹ کمشنر کے سٹیشن پر جناب چودہری صاحب سے ملاقات کرنے کیلئے موجود تھے۔ گاڑی اللہ اکبر کے نعروں

حضرت مولوی عبد الستار صاحب افغان کا انتقال

نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے۔ کہ حضرت مولوی عبد الستار صاحب افغان المعروف بزرگ صاحب جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوّلین صحابہ اور حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید کے شاگردانِ خاص میں سے تھے۔ طویل علالت کے بعد ۱۸ اکتوبر ۱۹۳۲ء کو ۸½ بجے صبح دنیائے فانی سے رحلت فرما گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم قادیان میں سب سے پہلے ۱۸۹۷ء میں تشریف لائے۔ اس کے بعد بھی دو تین مرتبہ اپنے علاقہ خوست سے آتے رہے اور ۱۹۰۲ء میں جب حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب شہید یہاں تشریف لائے۔ اس وقت بھی آپ اُن کے ہمراہ تھے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد جو ۱۹۰۳ء میں واقع ہوئی۔ آپ نے قادیان میں مستقل سکونت اختیار کر لی۔ اور ۱۹۰۴ء سے آپ قادیان میں ہی رہائش رکھتے تھے۔ آپ نہایت منکسر المزاج پاک طینت اور اعمال صالحہ بجا لانے والے انسان تھے۔ صاحب مکاشفات بھی تھے۔ آپ عمر بھر مہمانخانہ کے ایک چھوٹے سے حجرہ میں نہایت صبر و شکر کے ساتھ فقیرانہ رنگ میں اقامت گزیں رہے۔ آپ کو سلسل البول کا مدت سے عارضہ تھا جس کی وجہ سے کمزوری بے حد ہو گئی تھی۔ گذشتہ چند مہینوں سے آپ کو بخار بھی آنا شروع ہو گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بہت بڑے مجمع کے ساتھ باغ میں آپ کا جنازہ پڑھایا۔ اور پھر باغ سے لیکر بہشتی مقبرہ تک نعش کو کندھا دیا۔ چہرہ دیکھ کر حضور تشریف لے آئے۔ واپسی پر مرحوم کے خصائل حمیدہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ آپ کو عصہ سے وقت اپنے نفس پر بہت قابو حاصل تھا۔ بلکہ اس خصوص میں آپ حضرت صاحبزادہ عبد اللطیف صاحب سے بھی بڑھے ہوئے تھے۔ حضور نے یہ بھی فرمایا۔ کہ یہ ان کے روحانی تعلق کا ثبوت ہے۔ کہ جب تک میں ڈلہوزی سے واپس نہیں آیا۔ ان کی وفات نہیں ہوئی۔ پھر آپ نے ایک رؤیا کا ذکر فرمایا۔ جو ڈلہوزی میں دیکھا تھا۔ کہ قادیان میں ایک ایسے شخص کی وفات ہوئی ہے۔ جس سے زمین و آسمان ہل گئے ہیں مرحوم مقبرہ بہشتی میں دفن کئے گئے۔ آپ کی عمر کا صحیح اندازہ نہیں ہو سکا۔ غالباً ۷۰ سال کے قریب تھی۔ احباب سے درخواست ہے۔ کہ جنازہ غائب پڑھیں۔ اور آپ کی بلندیٔ درجات کے لئے خصوصیت سے دعا مانگیں۔

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

ڈلہوزی میں جلسہ

یکم لغایت تین اکتوبر ۱۹۳۲ء جماعت احمدیہ ڈلہوزی کا سالانہ جلسہ ہوا۔ مولوی ظہور حسین صاحب مولوی علی محمد صاحب اجمیری۔ گیانی واحد حسین صاحب۔ مولوی قمر الدین صاحب اور میاں عبد المنان صاحب عمر نے مختلف موضوعات پر تقریریں کیں۔ ۲ اکتوبر ایک مذہبی کانفرنس ہوئی جس میں انسانی پیدائش کا مقصد اور اس کے حصول کے ذرائع پر آریہ سماج۔ دیو سماج اور عیسائیت کے نمائندوں نے حصہ لیا۔ ۳ اکتوبر عورتوں کا کامیاب جلسہ ہوا۔

مانسہ میں تبلیغ

یکم اکتوبر کو مولوی محمد حسین صاحب۔ مولوی فضل الرحمن صاحب سامانوی اور مولوی عبد العزیز صاحب پٹیالوی مانسہ پہنچے ۲ کو مولوی محمد حسین صاحب نے صداقت اسلام و فضائل نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر تقریر کی۔ اور خاتمہ پر ایک سکھ صاحب کے اعتراضات کا جواب دیا۔ رات کے وقت مولوی فضل الرحمن صاحب نے اسی موضوع پر اور مولوی محمد حسین صاحب نے وفات مسیح اور صداقت مسیح موعود پر تقریریں کیں۔ سامعین پر اچھا اثر ہوا۔

ضروریات جلسہ سالانہ کیلئے ٹینڈر مطلوب ہیں

۱۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے لئے گوشت بکری ساٹھ من اور گوشت گائے دو من کی ضرورت ہے۔ جو احمدی دوست ہر دو قسم کے گوشت فراہم کرنے کا انتظام کر سکیں۔ وہ ایک ہفتہ کے اندر اندر ٹینڈر بند لفافہ میں افسر صاحب جلسہ سالانہ کے دفتر میں بھیجدیں۔ تا کمیٹی میں پیش کرکے بشرط منظوری معاہدہ کیا جا سکے۔ مگر اس امر کا خیال رہے۔ کہ گوشت دونوں قسم کا صاف اور چھوٹی چھوٹی بوٹیاں کرا کر اندرون اور بیرون شہر کے باورچی خانوں میں لیا جائیگا۔ دیگر شرائط بعد منظوری ٹینڈر طے کی جائینگی۔

۲۔ جلسہ سالانہ ۱۹۳۲ء کے لئے ایک سو کے قریب نانبائیوں کی ضرورت ہے۔ اگر کوئی احمدی دوست نانبائیوں کا ٹھیکہ لینا چاہیں۔ تو فوراً بند لفافہ میں جملہ شرائط تحریر کرکے دفتر افسر صاحب جلسہ سالانہ میں ٹینڈر بھیج دیں۔ اور جو احمدی نانبائی جلسہ سالانہ میں کام کرنا چاہیں۔ وہ اپنے اپنے مفصل پتہ اور مقامی سکرٹری صاحب کی تصدیق کرا کر مطلع فرمائیں۔ ہم انشاء اللہ تعالے بشرط منظوری شرائط کام پر لگا لیں گے۔

(ناظم سپلائی جلسہ)

ضلع گجرات میں جلسے

مندرجہ ذیل مقامات پر جلسے کرنے کی منظوری دیجاتی ہے۔

- موضع کنگانوالہ ضلع گجرات ۲۳ اکتوبر ۱۹۳۲ء
- موضع شیخپور ۲۴-۲۵ اکتوبر ۱۹۳۲ء
- موضع ٹھوک ۲۶ اکتوبر ۱۹۳۲ء
- موضع سوہل ضلع گجرات ۲۷ اکتوبر ۱۹۳۲ء
- موضع حسین الدین پور ۲۸-۲۹ اکتوبر ۱۹۳۲ء
- شہر گجرات ۳۰-۳۱ اکتوبر ۱۹۳۲ء

ضلع گجرات کے احمدی احباب کو کوشش کرنی چاہئے۔ کہ ان جلسوں میں کثرت سے شامل ہوں چونکہ سردی کا موسم ہے۔ اسلئے ہر شخص اپنا بستر ساتھ لیجائے۔ ناظر دعوۃ و تبلیغ قادیان

مشرقی بنگال کی احمدیہ کانفرنس کے اجلاس

برہمن بڑیہ ۱۵ اکتوبر۔ عبد المالک صاحب خادم بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں۔

ایسٹ بنگال احمدیہ کانفرنس کا سولہواں اجلاس ۱۳ لغایت ۱۵ اکتوبر مسجد احمدیہ برہمن بڑیہ کے صحن میں منعقد ہوا۔ پہلے دو روز عورتوں کے لئے مخصوص رہے۔ فرائض صدارت مولانا حکیم خلیل احمد صاحب مونگھیری نے سرانجام دیئے۔ موسم کی خرابی کے باوجود ایسٹ بنگال کے مختلف حصص سے ڈیلیگیٹ اور [illegible] احمدیوں اور غیر احمدیوں کی ایک کثیر تعداد نے دلی جوش کے ساتھ شمولیت اختیار کی۔ جلسہ کی کارروائی تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی۔ سالانہ رپورٹ پڑھی گئی مولانا غلام صمدانی صاحب امیر جماعت مقامی۔ مولوی دولت احمد خان صاحب بی۔ ایل کمیلا۔ مولوی ظل الرحمن صاحب احمدی مبلغ۔ مولوی عزیز الدین احمد صاحب احمدی مبلغ اور کئی ایک دیگر مقتدر اصحاب نے کامیاب تقریریں کیں۔ موجودہ زمانہ میں ایک مصلح کی ضرورت۔ صداقت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام۔ اسلام اور دیگر مذاہب۔ ایک احمدی کے فرائض وغیرہ موضوعات تھے۔ صاحب صدر نے دنیا پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے احسانات تفصیل سے بیان کئے۔ خصوصاً ایک زندہ خدا کو پیش کرنے کے بہت سے دلائل بیان کئے۔ مولوی ظل الرحمن صاحب نے بتایا۔ کہ کس طرح اسلام اور صرف اسلام ہی دور حاضرہ کے جملہ اقتصادی اور سیاسی مسائل کو حل کر سکتا ہے۔ مردانہ کانفرنس لمبی دعا کے بعد ختم ہوئی۔

تیسرے روز محترم حمیدہ خاتون صاحبہ آف کلکتہ کے زیر صدارت احمدی مستورات کی کانفرنس منعقد ہوئی۔ صدر صاحبہ نے ترقی نسواں کے موضوع پر ایک بسوط اور دلچسپ تقریر کی۔ کئی دیگر عورتوں نے بھی تقاریر کیں۔ بعض معزز اصحاب نے برعایت پردہ خواتین میں لیکچر دیئے۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

نمبر ۴۸ قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ر اکتوبر ۱۹۳۲ء جلد ۲۰

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے متعلق جلسے

جلسوں کے متعلق احمدی جماعتوں کا فرض

سیرت النبیؐ کے جلسوں کی ضرورت

سیّد الکائنات علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی پاکیزہ سیرت پیش کرنے کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف سے ہر سال ایک مقررہ دن پر تمام ہندوستان میں بلکہ ہندوستان سے باہر بلاد عربیہ اور یورپین ممالک میں بھی شاندار جلسے منعقد کئے جاتے ہیں۔ ان جلسوں سے عظیم الشان فائدہ اگر ایک طرف یہ ہوتا ہے۔ کہ خود مسلمان اپنے ہادیٔ اعظم سرور عالم محمدؐ مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت سے واقف ہوتے۔ اور اپنے سامنے بے مثال اسوۂ حسنہ پا کر اس پر عمل پیرا ہونے کی کوشش کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف غیر مذاہب کے حق پسند اور غیر متعصب اصحاب پر اس حقیقت کا انکشاف ہوتا ہے۔ کہ بانیٔ اسلام کی ذات والا صفات بنی نوع انسان کے لئے کس قدر بابرکت۔ کس قدر فیض رساں اور کتنی خیر خواہ ہے۔ ایسے لوگوں کے بہت سے غلط خیالات کی جو اپنے ماحول کی وجہ سے یا معاندین کی متعصبانہ تحریریں پڑھکر ان کے دلوں میں جاگزین ہوتے ہیں۔ اصلاح ہو جاتی ہے۔ اور امید کی جا سکتی ہے کہ اگر اسی طرح یہ تحریک وسعت اختیار کرتی گئی۔ تو سوائے ایسے لوگوں کے جن کے دلوں پر بیجا تعصب اور ضد کی مہر لگ چکی ہے۔ باقی لوگ ان غلط فہمیوں سے نکل آئیں گے۔ جن میں اپنی ناواقفیت اور متعصب لوگوں کی غلط بیانیوں کی وجہ سے پڑے ہوئے ہیں۔

مقررہ مضامین

اس سال جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ان جلسوں کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ۸ر نومبر کا دن مقرر فرمایا ہے۔ اور جن اہم مضامین پر خصوصیت سے تقریریں کی جائینگی۔ وہ یہ ہیں۔ ۱۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحیح تمدن کی بنیاد رکھی ہے ۲۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بنی نوع انسان کو اعمال کی حکمت کی طرف توجہ دلائی ہے۔

یہ مضامین اپنی ذات میں اس قدر اہمیت رکھتے ہیں۔ کہ ان سے ہر مسلمان کا واقف و آگاہ ہونا نہایت ضروری ہے۔ لیکن ان کی اہمیت میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ جب یہ دیکھا جاتا ہے۔ کہ موجودہ زمانہ میں عام طور پر دو طرح کے خیالات اسلام کے خلاف پائے جاتے ہیں

مضامین کی اہمیت

بہت سے لوگ یورپین تمدن کو دیکھکر حیران ہیں۔ ان کی آنکھیں خیرہ اور چکا چوند ہو جاتی ہیں۔ جب وہ تمدن یورپ کی جھلک دیکھتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ یہ تہذیب نو کے دعویدار ہی حقیقی شرف رکھتے ہیں اور یہ کہ تمدن کی صحیح تصویر موجودہ یورپ کا طرز عمل ہی ہے۔ اس خیال کے لوگ مسلمانوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ اور غیر مسلموں میں بھی۔ لیکن ان کے علاوہ خود مسلمانوں میں ایسے لوگ کافی تعداد میں پائے جاتے ہیں۔ جو خیال کرتے ہیں۔ کہ اسلامی احکام کسی حکمت پر مبنی نہیں۔ ان کا کوئی خاص اثر اور نتیجہ پیدا نہیں ہوتا۔ وہ یونہی مسلمانوں کے ذمہ لگا دیئے گئے ہیں۔ اور مسلمانوں کو اندھا دھند ان پر عمل کرتے رہنا چاہئے۔ ایسے لوگ نماز پڑھینگے۔ مگر نماز کی حقیقت انہیں معلوم نہیں ہوگی۔ روزے رکھینگے۔ مگر روزوں کے مغز سے محروم رہینگے حج کریں گے مگر اس حقیقت سے لاعلم ہو کر کہ ترکِ وطن اور بیت اللہ کے طواف کا کیا مقصد ہے۔ غرض وہ مغز کو چھوڑ کر محض چھلکے پر قانع ہو چکے ہیں۔ اور ظاہر ہے۔ کہ ایسی صورت میں نہ تو اسلامی احکام پر اس طریق اور اس اخلاص سے عمل کیا جاتا ہے۔ جو ضروری ہے۔ اور نہ کوئی فائدہ مرتب ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والوں کے کثیر حصہ نے نہایت اہم اسلامی احکام پر عمل کرنا ترک کر دیا ہے۔ اور جو عمل کرتے ہیں۔ وہ بھی ٹوٹے دل سے اور آبائی رسوم کے طور پر ورنہ نہ تو ان میں شوق اور ولولہ پایا جاتا ہے۔ اور نہ اخلاص اور محبت نظر آتی ہے۔ پس یہ دو مصیبتیں ہیں۔ جو موجودہ زمانہ میں اسلام کے متعلق نظر آ رہی ہیں۔ انہی کو مدنظر رکھتے ہوئے امسال سیرت النبیؐ کے جلسوں کے لئے یہ مضمون مقرر کئے گئے ہیں۔ تاکہ مقررین مسلم اور غیر مسلم اصحاب کیلئے یہ حقیقت مبرہن کرا سکیں۔ کہ اسلامی تمدن بہترین تمدن ہے۔ اور یہ کہ اسلام نے جو بھی حکم دیا ہے۔ وہ حق و حکمت پر مبنی ہے۔

پس سیرت النبیؐ کے جلسوں کی اہمیت اور مقرر کردہ مضامین کی ضرورت کو پیش نظر رکھتے ہوئے احباب کو چاہئے۔ کہ اس نہایت مبارک کام کی تیاری میں پوری سرگرمی سے مصروف ہو جائیں۔ اور گذشتہ سالوں کی نسبت اب کے اس تحریک کو بہت زیادہ کامیاب بنانے کی کوشش کریں

سرگرم جدوجہد کی ضرورت

چونکہ جلسوں کے انعقاد میں بہت ہی تھوڑے دن باقی رہ گئے ہیں۔ اور اگر ابھی سے اس کے لئے انتظامات شروع نہ کئے گئے۔ تو ہو سکتا ہے۔ کہ کہیں کوتاہی کامیابی میں حائل نہ ہو جائے۔ اس لئے ہر علاقہ کے احباب کو چاہئے۔ کہ اٹھیں اور سرور عالمؐ کی بے نظیر صفات سے لوگوں کو آگاہ کرنے کے لئے سرگرم جدوجہد شروع کر دیں۔

غیر مسلموں کی شمولیت

اس تقریب میں جیسا کہ دستور چلا آتا ہے غیر مسلموں کی شمولیت بھی از حد ضروری ہے۔ اور اس کا فائدہ بالکل عیاں ہے۔ یہ شمولیت دونوں رنگ میں ہونی چاہئے۔ کوشش کرنی چاہئے۔ کہ سامعین کے طور پر جس قدر غیر مسلم اصحاب تشریف لا سکیں۔ لائیں۔ اور دوسرے یہ کہ اہل علم اور با اخلاق غیر مسلم اصحاب سے درخواست کی جائے کہ وہ جلسہ میں تقریر فرمائیں ہر مذہب و ملت میں ایسے غیر متعصب اور شریف الطبع اصحاب کی کمی نہیں۔ جو خلوص دل سے اس امر کی آرزو رکھتے ہیں۔ کہ سب لوگوں میں محبت اور رواداری کے تعلقات ہوں ایسے اصحاب سے اگر درخواست کی جائے۔ کہ وہ ایک دن صرف چند گھنٹوں کے لئے سیرت النبیؐ کے جلسوں میں شریک ہوں۔ یا یہ کہ اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ تو یہ ہرگز ایسی درخواست نہ ہوگی۔ جسے وہ قبول کرنے سے انکار کر دیں۔ غیر مسلم اصحاب کی طرف سے اس قسم کا اقدام جہاں ان کی فراخ حوصلگی اور وسعت قلب کا زبردست ثبوت ہوگا۔ وہاں بین الاقوامی تعلقات پر بھی اس کا نہایت خوشگوار اثر پڑیگا۔

غیر مسلموں کو دعوت دینے کا حق

ہم غیر مسلم شرفاء کو دعوت دینے کا حق اس لئے بھی رکھتے ہیں۔ کہ ہمارا مذہب ہمیں تعلیم دیتا ہے۔ کہ ہر مذہب کے بانی کی عزت کرو اور اُسے خدا تعالےٰ کا برگزیدہ سمجھو۔ پس اسلامی تعلیم کے ماتحت ہر مسلمان کا فرض ہے۔ کہ وہ حضرت کرشن اور حضرت رام چندر جی کی تعظیم کرے اسلامی تعلیم کے ماتحت ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ کہ وہ حضرت زرتشت

...شس۔ حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ کو خراج عقیدت ادا ... پس ہر ایک مسلمان جب صلح اور آشتی کا جھنڈا لیکر کھڑا ہوتا ... اور دیگر مذاہب کے مقدس انسانوں کی تعظیم و تکریم کرنا اپنا ... سمجھتا ہے۔ تو اُسے یہ بھی حق حاصل ہے۔ کہ بانی اسلام علیہ ... صلوٰۃ والسلام کے متعلق غیر مسلم اصحاب سے اسی قسم کے رویہ کی توقع ... اور اگر وُہ رواداری سے کام لیتے ہوئے رسول کریم صلی اللہ ... علیہ و آلہ وسلم کی ذاتِ بابرکات کے متعلق ان خوبیوں کا اظہار ... کرینگے۔ جو ایک اٹل صداقت کی حیثیت رکھتی ہیں۔ تو نہ صرف ... ایک امرِ حق کی تائید کرنے والے ہونگے۔ بلکہ مسلمانوں کو اپنے ... حسنِ عمل سے ممنونِ احسان بنائیں گے۔

مختلف اقوام کا اتحاد

پھر اس قسم کا اتحاد اہل ہند کے لئے جس قدر مفید اور بابرکت ہوسکتا ہے۔ اس کا اسی سے اندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ بڑے بڑے مشہور ہندو سیاسی لیڈروں نے بھی اس قسم کے جلسوں کا انعقاد صلح اور امن کی فضا قائم رکھنے کے لئے نہایت ضروری قرار دیا۔ اور کئی دفعہ اس کا اظہار کر چکے ہیں۔ آج کل ہندوستان میں ہندو مسلم تعلقات میں جو کشیدگی پائی جاتی ہے۔ وُہ ہر محبِ وطن کے لئے نہایت ہی تکلیف دہ ہے۔ اور ہر دردمند دل رکھنے والا ہندوستانی یہ تمنا رکھتا ہے۔ کہ آسمانِ ہند سے جھگڑوں لڑائیوں۔ رنجشوں اور باہمی کدورتوں کی تاریک گھٹائیں دُور ہو جائیں۔ اس کے لئے سب سے بہترین صورت یہی ہے۔ کہ ہر مذہب کے مذہبی پیشواؤں کا ذکر دوسرے مذاہب والے عقیدت اور اخلاص کے ساتھ کریں۔ اور اس طرح اختلاف مذاہب کے باوجود آشتی اور امن کی زندگی بسر کریں۔

مشہور غیر مسلموں کی شرکت

آج تک اس قسم کے سیرت النبیؐ کے جلسوں میں بہت سے غیر مسلم اصحاب شریک ہو چکے ہیں۔ چنانچہ لالہ بہاری لال صاحب ایم۔ اے پروفیسر دیال سنگھ کالج لاہور۔ لالہ امرناتھ صاحب چوپڑہ بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی۔ رائے بہادر لالہ پارس داس صاحب آنریری مجسٹریٹ۔ لالہ گردھاری لال صاحب۔ لالہ دنی چند صاحب بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی اور بابو بپن چندر پال وغیرہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت پر تقریریں کر چکے اور مسلمانوں سے خراج تحسین حاصل کر چکے ہیں۔

اگر گزشتہ سالوں میں شریف غیر مسلم طبقہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزگی پر اپنے خیالات کا اظہار کر چکا ہے۔ تو کوئی وجہ نہیں۔ کہ اب اگر ہمت اور کوشش کی جائے۔ تو اس میں کامیابی حاصل نہ ہو۔

احمدی اصحاب سے درخواست

پس احمدی اصحاب سے درخواست ہے۔ کہ وُہ اس امر کو مدِنظر رکھتے ہوئے کہ سیرت النبیؐ کے جلسوں میں بہت ہی تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ ابھی سے انتظامات شروع کردیں۔ اور کوشش کریں۔ کہ گزشتہ سالوں سے اس دفعہ کے جلسے زیادہ شاندار اور زیادہ تعداد میں ملک کے ہر حصہ میں منعقد ہوں۔

الفضل کا خاتم النبیینؐ نمبر

اس موقعہ پر ہم اس امر کا اظہار بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ سیرۃ النبیؐ کے جلسوں کے موقعہ پر الفضل کا جو خاتم النبیین نمبر شایع ہوا کرتا ہے۔ جس میں مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نہایت اعلےٰ پایہ کے مضامین اور نظمیں درج کی جاتی ہیں۔ وُہ اب کے بھی انشاء اللہ نہایت شاندار شایع ہوگا۔ یہ پرچہ خدا کے فضل سے بے حد فائدہ مند اور نفع بخش ہوتا ہے۔ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پر تقریریں سننے کے بعد لوگ تفصیلات معلوم کرنے کے خواہشمند ہوتے ہیں۔ اور یہ مقصد ایک بڑی حد تک الفضل کا خاتم النبیینؐ نمبر پورا کرسکتا ہے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ اس موقعہ پر اس پرچہ کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کی جائے۔ پس دوستوں کو چاہئے۔ کہ جہاں وُہ جلسوں کے انعقاد کے لئے زبردست جدوجہد کریں۔ وہاں الفضل کے خاتم النبیینؐ نمبر کی اشاعت کا بھی خیال رکھیں اور مناسب تعداد کا آرڈر دیکر اپنے ملی فرض سے سبکدوش ہوں۔

مسلمانوں کو مخلصانہ مشورہ

سیاسیات میں رائے کا اختلاف ہونا اور پھر اس کے ماتحت طریق عمل میں تغیر پیدا ہو جانا بالکل معمولی بات ہے۔ اور جب تک یہ ثابت نہ ہو جائے۔ کہ کسی خود غرضی اور ذاتی لالچ کی وجہ سے تبدیلی واقعہ ہوئی ہے۔ اس وقت تک کسی کو حق نہیں ہوسکتا کہ رائے بدلنے والوں کے خلاف طعن و تشنیع کرے۔ یا نئی راہ اختیار کرنیوالے دوسروں پر حملے کرنے لگ جائیں۔ لیکن نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے۔ کہ مسلمانوں میں دونوں قسم کے لوگ پائے جاتے ہیں۔ رائے تبدیل کرنے یا طریق عمل میں تغیر کرنیوالے لیڈروں کو وہی لوگ فوراً برا بھلا کہنے لگ جاتے ہیں۔ جو پہلے ان کی تعریف و توصیف میں زمین و آسمان کے قلابے ملاتے نہیں تھکتے تھے اسی طرح رائے اور طریق کار میں تبدیلی کرنے والے انہی لوگوں کے منہ آنے لگ جاتے ہیں۔ جن کو اپنا دست و بازو قرار دیتے تھے۔

اس کا تازہ نظارہ آجکل نہایت شرمناک طور پر دیکھنے میں آرہا ہے۔ جبکہ ہندو مسلمانوں کے سمجھوتہ کے لئے نئے سرے سے جدوجہد شروع کی گئی ہے۔ مسلمانوں کے دو فریق بن چکے ہیں۔ اور دونوں ایک دوسرے کے خلاف نہایت ہی نازیبا اور افسوسناک الفاظ استعمال کر رہے ہیں۔ ایسی حالت میں ہم یہ نہایت مخلصانہ مشورہ پیش کرنیکی جرأت کرتے ہیں۔ کہ آپس میں حوصلہ اور تحمل سے افہام و تفہیم ہونی چاہئے۔ تلخ و ترش الفاظ کا تبادلہ کرکے تعلقات کو کشیدہ نہیں بنانا چاہئے وقت نہایت نازک ہے۔ مخالف طاقتیں پوری طرح منظم اور طاقتور ہیں۔ ہندو مسلمانوں میں سمجھوتہ ہو۔ یا نہ ہو۔ اگر مسلمانوں نے آپس میں ایک دوسرے کے متعلق یہی روش جاری رکھی۔ تو انہیں یقیناً سخت نقصان پہونچے گا۔

یوم التبلیغ کے متعلق جماعت احمدیہ کی کامیابی

یوم التبلیغ کے خلاف "زمیندار" اور احراریوں نے جو شور برپا کیا اس کا ذکر کرتا ہوا آریہ اخبار "پرکاش" (۱۴ر اکتوبر) لکھتا ہے:۔

"قادیانیوں کی تبلیغی کوششوں اور مسلمانوں کے مدافعانہ حملوں کا نتیجہ کیا نکلا۔ اس کے لئے قادیانی اور مسلم پریس کی اطلاعوں کی انتظار ہے قادیانیوں کی کوشش تو یہ تھی۔ کہ ۸ر اکتوبر کو ایک ہی دن میں مسلمانوں کی ایک بھاری تعداد کو داخل قادیانیت کرلیں۔ اور جواب میں مسلمانوں کی کوشش تھی۔ کہ نہ صرف اپنے اندر سے ایک بھی متنفس کو قادیانیت میں نہ جانے دیا جائے۔ بلکہ جو جا چکے ہیں۔ انہیں بھی واپس لانیکی کوشش کیجائے۔ دیکھنا یہ ہے۔ کہ کس کی کوششیں کس حد تک کامیاب ہوتی ہیں"

قبل اسکے کہ آریہ صاحبان نتائج کو دیکھیں۔ انہیں اس بات پر غور کرنا چاہئے۔ کہ ان کے اپنے نزدیک جماعت احمدیہ اب اس پوزیشن میں ہے۔ کہ تبلیغی لحاظ سے حملہ آور ہو۔ اور ان کے مدمقابل محض مدافعت کریں۔ باقی اس دن احمدیوں کے مدنظر جو بات تھی۔ وُہ یہ تھی۔ کہ صداقت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف لوگوں کو متوجہ کریں۔ اس سے کوئی جبر انہیں روک نہ سکی۔ اور مدافعت کرنیوالوں کی کچھ پیش نہ گئی۔ کسی کا احمدیت میں داخل ہونا خدا تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے۔ کئی لوگوں کو خدا تعالیٰ نے اس دن بھی یہ سعادت نصیب کی۔ جیسا کہ مختلف مقامات کی رپورٹوں سے جو اسی پرچہ میں درج ہیں معلوم ہوسکتا ہے۔ اور دراصل اس دن صداقت کا جو بیج بویا گیا ہے۔ وُہ انشاء اللہ آئندہ پھل لائیگا۔

اس کے مقابلہ میں مدافعین کو سوائے ندامت اور شرمندگی کے کیا حاصل ہوا۔ نہ وُہ احمدیوں کو تبلیغ احمدیت سے روک سکے۔ نہ احمدیت میں داخل ہونے والوں کو باز رکھ سکے اور نہ کسی متنفس کو احمدیت سے نکال سکے

احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت کی شکست

احمدیت کے مقابلہ میں عیسائیت کو جو شکست فاش حاصل ہو چکی ہے اس کی وجہ سے پہلے تو عیسائی حلقوں میں خفیہ خفیہ یہ تلقین کی جاتی رہی۔ کہ جہانتک ممکن ہو۔ احمدیوں کے مقابلہ سے گریز کیا جائے۔ اور ان کے ساتھ کسی مسئلہ پر گفتگو نہیں کرنی چاہئے۔ لیکن کچھ عرصہ سے یہ علم کھلا کہا جا رہا ہے۔ چنانچہ عیسائی اخبار نور افشاں (۱۴ر اکتوبر) لکھتا ہے۔

"ہم بارہا اس امر کا اعلان کر چکے ہیں۔ کہ ہم کسی قادیانی کے ساتھ اسلام کے نام پر نہیں الجھ سکتے۔ کیونکہ تمام دنیائے اسلام نے بالاتفاق قادیانیوں...

اسلام پر اعتراضات کے جواب

مُردہ کو دفن کرنا چاہیئے یا جلانا

آریہ ویر کا اعتراض

اخبار آریہ ویر (۱۰ اکتوبر) میں ایک پنڈت صاحب نے جن کا نام سوریہ دیو شرما ہے۔ اور جو ایم ۔ اے ہیں۔ "داہ سنسکار اور سائنس" کے موضوع پر ایک مضمون شائع کرایا ہے۔ جس میں بیان کیا ہے۔ کہ مردوں کے متعلق اسلام نے دفن کرنے کا جو حکم دیا ہے۔ اس سے مردوں کا جلانا زیادہ بہتر اور حفظان صحت کے لحاظ سے بدرجہا مفید ہے۔ پنڈت جی نے اس دعویٰ کے ثبوت میں جو دلیل پیش کی ہے۔ وہ یہ ہے۔ کہ :۔

"قبر کے اندر سے بدبو سارے کرۂ ہوائی کو خراب کر دیتی ہے اور لوگوں کی صحت پر بہت بُرا اثر ڈالتی ہے۔ کئی خوفناک بیماریاں اور وبائیں اس کے باعث پیدا ہوتی ہیں۔ چیچک۔ مونیہ تپ دق وغیرہ کچھ ایسی بیماریاں ہیں۔ جن کے جرم مریض کے ساتھ قبر میں رہ کر پھر کرۂ ہوائی کو خراب کرنے اور بیماری پھیلانے کا موجب بنتے ہیں۔ لیکن آگ میں داہ ہو جانے سے وہ جرم بھی جل جاتے ہیں۔ اور دوسرے لوگوں کی بیماریوں کا کارن نہیں بنتے"۔

بدبو قبر سے نہیں بلکہ چتا سے نکلتی ہے

معلوم ہوتا ہے۔ پنڈت جی نے محض سنی سنائی باتوں کی بنا پر یہ لکھ دیا ہے۔ اور ذاتی طور پر نہ صرف انہیں یہی معلوم نہیں۔ کہ جہاں مردے دفن کئے جاتے ہیں۔ وہاں کسی قسم کی بدبو ہوتی ہے۔ یا نہیں بلکہ مردہ کو جلانے سے جو تعفن اور سڑاند پھیلتی ہے۔ اس سے جان بوجھ کر اغماض کیا ہے۔ ہم پنڈت صاحب کو چیلنج دیتے ہیں۔ کہ وہ آئیں۔ اور ہمارے پیش کردہ قبرستان سے ثابت کریں۔ کہ وہاں کسی قسم کی ناگوار بدبو کا ایک ذرہ اثر بھی پایا جاتا ہے۔ کجا ان کا یہ دعویٰ کہ "قبر کے اندر سے بدبو سارے کرۂ ہوائی کو خراب کر دیتی ہے۔" اس کے مقابلہ میں کیا وہ تیار ہیں۔ کہ کسی جلتے ہوئے مردہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ ثابت کر سکیں۔ کہ اس بدبو کا برداشت کرنا کسی صحیح الدماغ انسان کے بس کی بات ہے۔ اور سوائے ان لوگوں کے جو اس بدبو کے عادی ہو چکے ہوتے ہیں۔ جن کی قوت شامہ مردہ ہو جاتی ہے۔ کوئی اور اس موقعہ پر ایک لحہ کے لئے بھی ٹھہر سکتا ہے اگر نہیں۔ اور ہرگز نہیں۔ تو صاف ظاہر ہے۔ کہ قبر کے اندر سے بدبو سارے کرۂ ہوائی کو چھوڑ اس کے کرۂ ہوائی کو بھی خراب نہیں کرتی لیکن چتا کی بدبو سارے کرۂ ہوائی کو خراب کر دیتی ہے۔

دفن اموات میں حفظان صحت کا خیال

پھر پنڈت جی کو معلوم ہونا چاہیئے۔ اسلام نے دفن اموات میں حفظان صحت کا پورا پورا خیال رکھا ہے۔ اسلام نے میّت کو غسل کا حکم دیا ہے۔ جو ہر قسم کی ظاہری غلاظت دور کرنے کا بہترین طریق ہے۔ یہ غسل گرم پانی سے جس میں صاف کرنے والی اشیاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ دیا جاتا ہے۔ اس کے بعد میت پر کافور چھڑکنے اور کفن کو خوشبو لگانے کا حکم ہے اور کافور یقیناً قاطع اجرام ہوتا ہے۔ پھر قبر کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ وہ گہری اور لحد دار ہو۔ ان حالات میں کسی طرح بھی بدبو باہر نہیں آ سکتی۔ اور نہ کرہ ہوائی خراب ہو سکتا ہے۔ عام طور پر مردوں کو قبرستان میں آبادی سے دور دفن کیا جاتا ہے۔ تاکہ اگر کوئی بے احتیاطی ہو جائے۔ تو اس کا اثر آبادی پر نہ پڑے۔ بتایئے اس میں حفظان صحت کے لحاظ سے کونسی قابل اعتراض بات ہے۔

دفن اموات کے دو ظاہری فوائد

حفظان صحت کے علاوہ اگر ہم عقلی طور پر غور کریں۔ تو بھی مردوں کو دفن کرنا بہرصورت انہیں نذر آتش کرنے سے بہتر ہے۔

اول تو اس لئے کہ بعض حالتیں سکتہ کی ایسی ہوتی ہیں۔ کہ انسان کالمیت ہو جاتا ہے۔ اور ایسے واقعات موجود ہیں۔ کہ قبر میں دفن شدہ زندہ نکالے گئے۔ لیکن آگ کے شعلوں سے آج تک کبھی کسی کو زندہ واپس آتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔ دوسرے بعض دفعہ ایسے واقعات ہوتے ہیں۔ کہ جب کسی کو قتل یا ہلاک کر کے دفن کر دیا گیا۔ تو شبہ پیدا ہونے پر میت نکال لی گئی۔ اور اس کا ڈاکٹری معائنہ کرایا جا سکا۔ لیکن جب میت آگ میں جل جائے تو اس کے متعلق اس قسم کی کوئی تدبیر اختیار نہیں کی جا سکتی۔ پس دفن اموات پر کوئی اعتراض نہیں کیا جا سکتا۔ لیکن اس میں شبہ نہیں۔ کہ مردہ جلانا حفظان صحت کے لحاظ سے اور بعض اور وجوہ سے بھی سخت مضرت رساں اور مہلک ہے۔

مردہ جلانے کے نقصانات

مردہ جلانے سے آب و ہوا خطرناک طور پر خراب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ مردے کی سمیت ہوا کے ذریعے ساری فضاء کو زہریلا بنا دیتی ہے۔ اور اس طرح نہایت ہی گندے اور متعفن مادے ہوا میں پھیل کر ہر چیز پر نہایت بُرا اثر ڈالتے۔ اور بنی نوع انسان کے لئے سخت مہلک اور خوفناک ثابت ہوتے ہیں۔ ہندوستان میں ہر سال لاکھوں مردے جلائے جاتے ہیں۔ جن کی وجہ سے سخت بدبو پھیلتی ہے۔ اور شاید یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں دنیا کے تمام ممالک کی نسبت زیادہ وبائیں پھیلتی۔ اور بہت زیادہ اموات ہوتی ہیں۔ چونکہ بدبو محسوس کرنے کی قوت مردہ جلانے والے لوگوں سے مسلوب ہو گئی ہے۔ اس لئے وہ سمجھتے ہیں۔ کہ مردہ جلانے سے کوئی بدبو نہیں پھیلتی۔ غالباً تعفن پھیلنے کے خیال سے ہی ہندو شاستروں نے کستوری۔ کیسر۔ صندل اور گھی وغیرہ مردہ کے ساتھ جلانا ضروری قرار دیا ہے۔ لیکن ہر کس و ناکس کے لئے یہ کہاں ممکن ہے۔ کہ اس کا اہتمام کر سکے۔ ہزاروں میں سے کوئی ایک مردہ بھی ایسا نہیں ہوتا۔ جسکو ان اشیاء کے ساتھ جلایا جاتا ہو غرض مردہ کا جلانا حفظان صحت کے لحاظ سے یقینی طور پر سخت مضر ہے۔ پھر اس کی راکھ کا پانی میں بہانا بھی کم نقصان دہ نہیں۔

کیا مردوں کے لئے زمین باقی نہیں رہی

پنڈت جی نے دفن اموات کے خلاف ایک اور دلیل یہ پیش کی ہے۔ کہ "اب اتنی زمین بھی نہیں ہے۔ جس میں مردے گاڑے جائیں اور بڑھتی ہوئی آبادی کے لئے جگہ بھی مل سکے۔ اس لئے زمین کی بچت ایک سب سے بڑا سبب ہے۔ جو اس کی مقبولیت کو ثابت کرتا ہے۔ یہ فائدہ مالی نکتہ خیال سے ہے۔" اگر یہ صحیح ہے۔ کہ "اب اتنی زمین بھی نہیں ہے۔ جس میں مردے گاڑے جائیں" تو اس کی ان لوگوں کو کیا فکر ہے۔ جو اپنے مردے گاڑتے نہیں۔ بلکہ جلاتے ہیں۔ انہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ اگر ان کے غیر معقول اور بیہودہ دلائل سے دنیا مردوں کو جلانے کے لئے تیار نہ ہوئی۔ تو اب زمین کی تنگی انہیں اس کے لئے تیار کرے گی۔ اور جب مردے دفن کرنے کے لئے کوئی جگہ نہ ملے گی۔ تو جلانے کے سوا کیا چارہ ہوگا۔ لیکن پنڈت جی اور ان کے ہم خیال لوگوں کو یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زمین نہ ختم ہوئی ہے۔ اور نہ ختم ہوگی۔ دنیا آج سے شروع نہیں ہوئی۔ بلکہ کروڑہا سال سے اسی طرح چلی آ رہی ہے۔ سائنس کی موجودہ تحقیق نے ثابت کیا ہے۔ کہ یہ دنیا کا سلسلہ کروڑوں برس سے ہے۔ پس آج تک جس قدر نسل انسانی ہوئی۔ اس کے لئے زمین کتنی ہو گئی۔ تو موجودہ نسل کے لئے کیوں کتنی نہیں ہو سکتی۔ خدا تعالےٰ نے زمین میں ایسی طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ خود بخود گنجائش نکالتی رہتی ہے۔ عام طور پر ایک زمانہ میں جو قبریں بنتی ہیں۔ کچھ عرصہ کے بعد ان کا نام و نشان بھی باقی نہیں رہتا۔ اس طرح وہی جگہ دوسرے مردے دفن کرنے کے کام آ جاتی ہے۔ غرض زمین کی تنگی ناممکن ہے۔ اللہ تعالےٰ قرآن مجید میں فرماتا ہے۔ الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً کیا ہم نے زمین کو زندوں اور مردوں کے سمیٹنے کے لئے کافی نہیں بنایا۔ یعنے زمین یقیناً کافی ہے۔

قبروں کا اثر

پنڈت جی نے ایک اور دلیل یہ پیش کی ہے۔ کہ "قبریں زندہ رشتہ داروں کے لئے سوگ بڑھانے کا باعث ہیں۔ وہاں جا کر لوگ رونے پیٹنے اور شور کرنے میں فضول وقت برباد کرتے ہیں جس کا اثر ان کی صحت پر بھی بڑی بری طرح پڑتا ہے۔ اس کے برعکس داہ سنسکار ہو جانے کے بعد زندوں کو شوک کا کوئی کارن موجود نہیں رہتا۔ مرے ہوئے کے لئے جلانا یا دفنانا ایک سا ہی ہے۔ ایسی حالت میں زندوں کے بھلے کے نکتہ سے داہ کرنا ہی مفید ہے"۔

غم ایک قلبی کیفیت کا نام ہے۔ اور یہ اپنے عزیز یا رشتہ دار

کی یاد آنے پر فطرتاً تازہ ہو جاتا ہے۔ اس کے لئے قبر کی موجودگی یا عدم موجودگی برابر ہے۔ ایسی حالت کے متعلق اسلام نے تو صبر کی تاکید کی۔ اور جزع فزع کرنے سے منع کیا ہے۔ مگر ہندو دہرم نے تو اس قسم کی تلقین نہیں کی۔ اور ہندو عورتیں جس بُری طرح پیٹتی۔ بال نوچتی اور شور مچاتی ہیں۔ وہ ہر جگہ دیکھا جا سکتا ہے۔ پس قبر سے غم کے بڑھنے کا کوئی تعلق نہیں۔ بلکہ قبر ایک لحاظ سے تسکین کا موجب ہوتی ہے۔ انسان خیال کرتا ہے۔ کہ میرا فلاں عزیز اس جگہ مدفون ہے مگر وہ جو جل کر راکھ ہو گیا۔ اس کا نشان کہاں ڈھونڈا جائے۔ پھر قبروں پر رونے پیٹنے کے لئے لوگ نہیں جاتے۔ بلکہ مسلمان مردوں کے لئے دعائیں کرنے کے لئے جاتے ہیں۔ اور اس طرح انہیں اپنی اصلاح اور روحانی ترقی کی طرف توجہ پیدا ہوتی ہے غرض دفنِ اموات بہرصورت مردہ جلانے سے بہتر ہے۔ اپنے عزیز اور پیارے کی لاش کو جلانا اس کی ہڈیاں توڑنا اور اس کا پھوڑنا ایسا روح فرسا نظارہ ہے جسے کوئی سنگ دل ہی برداشت کر سکتا ہے ؛

آریہ گزٹ کے اعتراضات کا جواب

قرآن شک و شبہ سے بالا ہے

آریہ گزٹ ۸ اکتوبر نے قرآن کریم کے اس دعویٰ کے متعلق کہ ذالک الکتاب لا ریب فیہ۔ یہ وہ کتاب ہے۔ جس میں کسی قسم کا شک و شبہ نہیں۔ یہ اعتراض کیا ہے۔ کہ

"یہ سدھانت قرآن کریم کا ساتھ نہیں دے سکتا۔ کیونکہ ہر زمانہ میں مختلف قوم کے لوگ قرآن کریم پر شک اور اعتراض کرتے رہتے ہیں۔ یہودیوں نے قرآن شریف پر بے حد اعتراض کئے۔ اب بھی لوگ شک کر رہے ہیں۔ ہمارے اس دعویٰ کا ثبوت قرآن بذاتِ خود بھی دے رہا ہے۔ وان کنتم فی ریب مما نزلنا علیٰ عبدنا فاتوا بسورۃ من مثلہ پس اس آیت سے یہ بات صاف ہو گئی۔ کہ لوگوں نے قرآن شریف کے بارے میں شک کیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے ان کو چیلنج دیا۔ اور فرمایا۔ اگر تمہیں اس الہام کے ایشوری ہونے میں شک ہے۔ تو ذرا ایک سورت تو اس کے مثل بنا کر لاؤ" ؛

لا ریب فیہ کے معنے

معترض صاحب کو یاد رکھنا چاہئے۔ لا ریب فیہ کے یہ معنی نہیں کہ اس کلام الٰہی میں کوئی شک نہیں کر سکتا۔ بلکہ یہ ہیں کہ اس میں شک و شبہ والی کوئی بات نہیں ہے۔ ورنہ یوں تو کونسی اچھی سے اچھی چیز ہے جس پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ خدا تعالیٰ سے بڑھ کر اور کیا ہو سکتا ہے۔ لیکن کیا اس پر اعتراض کرنے والے بلکہ اس کی ہستی کے بھی منکر دنیا میں نہیں پائے جاتے۔ پس معترضین کا مونہہ بند نہیں کیا جا سکتا۔ لا ریب فیہ کا جو کچھ مطلب ہے وہ یہ ہے۔ کہ اس کتاب میں ایسی کوئی بات نہیں جس پر صحیح طور پر اعتراض کیا جا سکے

دنیٰ فتدلیٰ کا مطلب

کہا گیا ہے۔ کہ "قرآن شریف میں کئی جگہ مشکوک باتیں درج ہیں۔ مثلاً فکان قاب قوسین او ادنیٰ کا مطلب ہے رسول جبرائیل سے ملے۔ تو ان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا۔ اس بات کا جواب قرآن شریف نے دیا ہے۔ یا تو دو قوس تھا۔ یا اس سے کچھ کم۔ کیا اس آیت کے ہوتے ہوئے بھی کوئی کہہ سکتا ہے۔ کہ شک نہیں ہے۔ پرماتما کا کلام اور پھر پورا پورا فاصلہ نہ بتائے"

یہ مثال جس رنگ میں پیش کی گئی ہے۔ اس سے معترض کی علمی قابلیت کا انکشاف ہو رہا ہے۔ بیان کیا گیا ہے کہ کہیں جبرائیل اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے درمیان کے فاصلہ کا ذکر ہے۔ کتنا فاصلہ تھا۔ اور پھر خود ہی یہ معنے گھڑ لئے گئے ہیں۔ دو قوس یا اس سے کم۔ حالانکہ اس آیت میں یہ بتایا گیا ہے۔ کہ شفیع کے لئے دو باتیں ضروری ہیں۔ اول یہ کہ خدا سے اس کا ایسا گہرا تعلق ہو۔ کہ گویا خدا اس کے دل میں اترا ہوا ہے۔ اس کی انسانیت میں لاہوتی تجلی پیدا ہو گئی ہے اور اس کی روح خدائی قرب کے انتہائی نقطہ پر جا پہنچی ہے۔ اسی طرح یہ بھی ضروری ہے۔ کہ جس کے لئے وہ شفاعت کرنا چاہے۔ اس کی ہمدردی میں وہ اس مقام پہنچا ہوا ہو۔ کہ جو ماں اور باپ بلکہ ہر ایک غم خوار سے بڑھ کر ہو پس جب وہ ایک طرف لاہوت کے مقام سے ملا ہوا ہو گا۔ اور دوسری طرف ناسوت کے مقام سے تو اس وقت میزان کے دونوں پلے مساوی ہوں گے۔ اور وہ مظہرِ لاہوت اور مظہرِ ناسوت ہو کر بطور برزخ دونوں حالتوں میں واقع ہو گا۔ اسی مقام شفاعت کی طرف اللہ تعالیٰ نے دنیٰ فتدلیٰ فکان قاب قوسین او ادنیٰ میں اشارہ فرمایا۔ اور بتایا۔ کہ یہ رسول خدا کی طرف بلند ہوا۔ قرب کے تمام کمالات کو اس نے طے کیا۔ اور لاہوتی مقام سے پورا پورا حصہ لیا۔ پھر اس نے مقام ناسوت کی طرف رجوع کیا۔ اور بنی نوع کی ہمدردی سے جو ناسوتی مقام کہلاتا ہے۔ پورا پورا حصہ لیا۔ پس یہ ایک طرف اللہ تعالیٰ کی محبت میں اور دوسری طرف بنی نوع انسان کی ہمدردی میں ایسے مقام پر پہنچ گیا۔ کہ دونوں طرف کے قرب کی وجہ سے ایسا ہو گیا۔ جیسا دو قوسوں میں ایک خط ہوتا ہے۔

پس جو شرط شفاعت کے لئے ضروری ہے۔ وہ آپ میں پائی گئی۔ اور خدا نے گواہی دی۔ کہ وہ بنی نوع انسان اور اللہ تعالیٰ میں ایسے طور سے ہے۔ جیسے دو قوسوں کے درمیان وتر ہوتا ہے یہ وہ عظیم الشان نکتۂ معرفت ہے۔ جو اس آیت میں بیان کیا گیا ہے۔

اسلام اور جبر و اکراہ

ایک اور اعتراض آریہ گزٹ ۱۱ ستمبر ۱۹۳۲ء نے بایں الفاظ کیا ہے۔

"گناہ تو یہ ہے۔ کہ انسان اعلیٰ اخلاق رکھتا ہو۔ عابد ہو نیکی ہو۔ سب برائیوں سے مبرا اور متقی اور پرہیزگار ہو۔ خدا پرست ہو لیکن صرف کسی خاص انسان کو خدا کا کارندہ۔ مختار عام نبی اور رسول نہیں مانتا ہے۔ وہ واجب القتل سمجھا جائے۔ اور کہیں چھرے سے اور کہیں ریوالوروں سے ایسے شخص کو قتل کیا جائے۔ یعنے جو شرک جیسے گناہ سے بچے۔ وہ واجب القتل سمجھا جائے۔ یہ گناہ نہیں۔ گناہوں کا نگوٹ دادا گناہ ہے"

عدیم المثال رواداری

تعجب ہے۔ کہ اسلام جو یہ تعلیم دیتا ہے۔ کہ لا اکراہ فی الدین دین میں کسی قسم کا جبر نہیں۔ جس نے کہا فمن شاء فلیؤمن ومن شاء فلیکفر جو چاہے ایمان لائے۔ اور جو چاہے انکار کرے۔ اس کے متعلق کہا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنے مخالفوں کو واجب القتل قرار دیتا ہے اور ان لوگوں کی طرف سے کہا جاتا ہے۔ جن کے ویدوں میں دشمنوں کی بربادی کے متعلق دلآزار احکام جاری کئے گئے ہیں۔

باقی رہا یہ کہ کسی نبی کی اطاعت کرنا شرک ہو جاتا ہے۔ یہ بھی کم عقلی کا ثبوت ہے۔ انبیاء تو دنیا میں آتے ہی اس لئے ہیں۔ کہ شرک کا قلع قمع کریں۔ اور اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا دنیا پر اظہار کریں ان کا وجود شرک کے استیصال کا مؤثر حربہ ہوتا ہے نہ کہ شرک کے پھیلانے کا ذریعہ ؛

منکرین پر تشدد

آریہ گزٹ لکھتا ہے۔ "اسلام میں دوسرے مذہبوں پر تشدد کا حکم ہے جو محمد صاحب پر یا قرآن پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ دوسری ہے۔ کیونکہ اسلام کے وقت میں اور ایک دھرم موجود تھے۔ میں صرف نمونے کے طور پر ایک آدھ حوالہ قرآن شریف سے دونگا۔ "مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ اور ان کو گرفتار کرو۔ اور ان کا محاصرہ کرو" آریہ گزٹ نے جس آیت کی طرف اشارہ کیا ہے۔ وہ یہ ہے۔ فاذا انسلخ الاشھر الحرم فاقتلوا المشرکین حیث وجدتموھم وخذوھم واحصروھم واقعدوا لھم کل مرصد یعنے جب حرمت والے مہینے گزر جائیں تو مشرکین کو جہاں پاؤ قتل کرو۔ ان کو پکڑو۔ ان کا محاصرہ کرو۔ ان کے لئے ہر گھات کی جگہ میں بیٹھو۔ دیگر معترضین کی طرح آریہ گزٹ نے بھی اس آیت کو عمومیت کا رنگ دیدیا ہے حالانکہ اس جگہ مشرکین سے مراد عام مشرک نہیں۔ بلکہ صرف وہ ہیں۔ جو مسلمانوں سے برسرِ جنگ تھے چنانچہ آیت سے پہلے آتا ہے وبشر الذین کفروا بعذاب الیم الا الذین عاھدتم من المشرکین یعنی کفار کو جنگ کی خبر دے دو مگر ان مشرکین سے کچھ تعرض نہ کرو۔ جن سے تم عہد کر چکے ہو۔ پھر فرمایا فما استقاموا لکم فاستقیموا لھم یعنے جب تک مشرک

پنجاب اور دیگر علاقوں میں یوم التبلیغ کس طرح منایا گیا!

۸ اکتوبر کو جو یوم التبلیغ مقرر تھا۔ اور جبکہ ہر احمدی مرد و عورت کے لئے ضروری قرار دیا گیا تھا کہ وہ تبلیغ احمدیت کرے۔ اس کے متعلق بیرونی مقامات سے اس وقت تک جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان کا نہایت مختصر خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:

سیالکوٹ۔ جماعت احمدیہ کے جملہ احباب احمدیہ جامع مسجد میں پہنچ گئے اور دعا کے بعد تبلیغ کے لئے شہر کے مختلف حصوں نیز ملحقہ دیہات میں روانہ ہو گئے۔ بعض احباب نے اپنے ہاں غیر احمدی معززین کو دعوت دیکر تبلیغ کی۔ شام کے وقت سات مختلف وفود نے شہر کے مختلف حصص میں تقریریں کیں۔ اخبار "انصاف" میں ایک تبلیغی اشتہار شایع کرایا گیا۔ بعض جگہ غیر احمدیوں نے ہنگامہ کیا اور شور و شر بھی ڈالتے رہے۔ مگر ناکام رہے۔ عورتوں نے بھی پوری سرگرمی سے فریضہ تبلیغ ادا کیا۔ صبح ۸ بجے مسجد میں ان کا عظیم الشان جلسہ ہوا۔ جس کے بعد خواتین دیہات میں تبلیغ کے لئے روانہ ہو گئیں۔ اور شام تک گھر بگھر جاکر پیغام حق پہنچاتی رہیں۔ بعض خواتین نے اپنے ہاں دعوت دیکر بھی مستورات کو تبلیغ کی:

گوجرانوالہ احمدی احباب نے دلی شوق سے یوم التبلیغ منایا جماعت کا ہر فرد تبلیغ میں مصروف رہا۔ دوکانداروں نے اپنا کام بند کرکے شام کے آٹھ بجے تک مختلف بازاروں میں پھر کر اور دو گاؤں پر جاکر تبلیغ کی۔ ایک صاحب نے چالیس اصحاب کو چائے پر بلا کر تبلیغ کی۔ عورتوں نے بھی خوب تبلیغ کی۔ اور بعض ارد گرد کے دیہات میں بھی گئیں:

گجرات ہر احمدی نے پورے اخلاص سے تبلیغ کی۔ تمام دکانیں بند رہیں۔ تمام شہر میں بازاروں گلیوں سڑکوں حتیٰ کہ گھروں میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا پیغام پہنچا دیا گیا۔ عورتوں نے بھی نمایاں کام کیا۔ شہر میں ایک شور مچ گیا۔ اور مخالفت کا طوفان جوش میں آگیا۔ اگلے روز ہمارے خلاف جلسہ کیا گیا۔ جس میں وقت دینے سے انکار کر دیا گیا۔ کئی روز قبل سے مخالف مولوی مسجدوں میں اعلان کر رہے تھے۔ کہ احمدیوں کی بات نہ سننا۔ اور پاس نہ پھٹکنے دینا۔ بلکہ دنگہ فساد کرنا لیکن خدا کے فضل سے کسی کو جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ دوست جس کے پاس بھی گئے۔ اس نے سر آنکھوں پر بٹھایا۔ اور توجہ سے گفتگو کی:

بنگہ سات وفود تیار کرکے مختلف دیہات میں بھیجے گئے۔ انفرادی تبلیغ بھی کی گئی۔ خدا کے فضل سے ایک صاحب داخل سلسلہ ہو گئے:

بھینی شرقپور آٹھ اصحاب مختلف دیہات میں گئے۔ ایک گاؤں میں خاصہ مجمع میں تبلیغ کا موقعہ مل گیا۔ ایک معزز شخص بیعت کے لئے تقریباً آمادہ ہو چکا ہے:

مانسہ ایک دوست نے کئی معززین کو دعوت دیکر تبلیغ کی۔ سکرٹری صاحب تبلیغ نے کئی جگہ لیکچر دیئے۔ اور دلائل صداقت مسیح موعود اچھی طرح بیان کئے۔

دیال گڑھ۔ یہاں کے دوستوں نے ارد گرد کے دیہات میں خوب تبلیغ کی۔

چک امیرج (کشمیر) یاڑی پورہ کے آٹھ اصحاب نے ایک وفد بنا کر سات دیہات کا دورہ کیا۔ اور تقریریں کیں

مکند پور ضلع جالندھر کے دوستوں نے اپنے گاؤں نیز ایک قریبی گاؤں میں خوب تبلیغ کی۔

اہرانہ کے احمدی مرد عورتوں نے یوم التبلیغ پوری کوشش سے منایا

مٹھیانہ ضلع ہوشیارپور کے دوست بصورت وفد ارد گرد کے دیہات میں پہنچے۔ اور تقریریں کیں۔ ایک غیر احمدی نے فحش اور گندی گالیاں دیں۔ لیکن اپنے آقا کے نامدار کے ارشاد کے مطابق انہوں نے صبر سے کام لیا۔ احمدی عورتوں نے بھی تبلیغ کی۔

جگراؤں کے احمدی احباب نے شہر کے علاوہ پانچ دیہات میں لوگوں کو تبلیغ کی۔ جو اطلاع کے مطابق سننے کے لئے جمع ہو جاتے تھے۔

کمال ڈیرہ (سندھ) کے دوستوں نے سرگرمی سے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اگرچہ ایک گدی نشین نے بعض احمدیوں کو مارا۔ کتابیں اور اشتہارات چھین لئے۔ لیکن وہ اپنے کام پر مصروف رہے۔ اور انہوں نے کہدیا۔ خواہ ہماری جان چلی جائے۔ ہم تبلیغ سے باز نہیں آئیں گے

درگانوالی میں پوری کوشش سے یوم التبلیغ منایا گیا۔ اور ملحقہ دیہات میں پھر کر شام تک تبلیغ کی:

اوچ (بہاولپور) کے احباب نے بصورت وفد تمام معززین اور شرفا کے مکانوں پر جاکر تبلیغ کی۔ اور شام کو انفرادی طور پر کام کیا۔ اگلے روز مولوی غلام احمد صاحب کے مکان پر مزید تحقیقات کرتے رہے۔

بہلول پور (ضلع لائلپور) میں جملہ افراد جماعت نے تبلیغ کی۔ اور ارد گرد کے علاقہ میں بھی گئے۔ تبلیغی ٹریکٹ چھپوا کر تقسیم کئے گئے۔ ایک شخص داخل سلسلہ ہوا۔

لدھیانہ میں ایک غیر احمدی دوست نے اپنے معزز احباب کو چائے پر بلا کر سید عبد الرحیم صاحب کیلئے تبلیغ کا موقعہ بہم پہنچایا۔ اس کے بعد میر صاحب بدووال گئے۔ اور وہاں بھی خوب تبلیغ کی۔ عورتوں نے بھی خوب کام کیا:

ڈیرہ اسمٰعیل خان میں انفرادی تبلیغ کے علاوہ دعوت لیڈ ٹریکٹوں کے ذریعہ بھی تبلیغ کی گئی:

ملیانوالی ضلع سیالکوٹ کے احباب نے ۱۷ ملحقہ دیہات میں تبلیغ کی:

سنور کے احباب نے پوری کوشش سے کام کیا۔ اور دو احمدی کو قادیان جانے اور ایک کو بیعت کرنے کے لئے تیار کیا۔ بوڑھے بچے۔ جوان مرد عورتیں سب تبلیغ میں مصروف رہے۔ حتیٰ کہ چھوٹی لڑکی بھی ایک کمسن بچے نے پیغام حق پہنچا دیا:

محمود آباد سٹیلمنٹ کے سب دوست تبلیغ میں مصروف رہے کئی باہر علاقے میں گئے۔ تبلیغی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے۔

شاہجہانپور کے اور مضافات کے اصحاب نے نہایت شوق سے یوم التبلیغ منایا۔ لوگوں کو جب معلوم ہوا۔ کہ احمدی اپنا کاروبار چھوڑ کر تبلیغ کرنے آئے ہیں۔ تو ان پر بہت اثر ہوا۔ اور انہوں نے پوری توجہ سے ہماری باتوں کو سنا

ڈبروگڑھ (آسام) میں محمد امیر صاحب نے دس معززین کو دعوت دی اور تبلیغ کی جلسہ کا بھی انتظام کیا گیا۔ جس میں لوگ شوق سے آئے۔ دو گھنٹہ تک سوالات کے جواب دیئے گئے۔

سیکھواں کے احباب نے بہت سے ملحقہ دیہات میں تبلیغ کی

رسیال کے سب دوست ارد گرد کے علاقہ میں دن بھر مصروف تبلیغ رہے۔

مراد آباد کی جماعت نے علاقہ کو ایسی طرح تقسیم کیا تھا۔ کہ زیادہ سے زیادہ لوگوں کو پیغام حق پہنچایا جا سکے۔ ایک گاؤں میں ہمارے دوستوں کی باتوں کا اس قدر اثر ہوا۔ کہ ملا سمیت تمام لوگوں نے ان کی اقتدا میں نمازیں ادا کیں۔ حالانکہ اس سے قبل احمدیوں کو مساجد میں داخل بھی نہ ہونے دیا جاتا تھا۔

چانگڑیاں کے دوست بھی دور و نزدیک پھیل گئے۔ ایک گاؤں میں مخالفت ہوئی اور تبلیغی وفد کو گالیاں دی گئیں۔ مگر انہوں نے صبر سے کام لیا۔

بنارس کے دوستوں نے غیر احمدیوں کے مکانوں پر جاکر نیز بعض نے انہیں دعوت دیکر تبلیغ کی ٹریکٹ بھی تقسیم کئے گئے:

کپورتھلہ۔ میں خان عبد المجید خان صاحب نے بیرونجات اور شہر کے لوگوں کو اپنے ہاں بلا کر مؤثر پیرایہ میں تبلیغ کی۔

پاکپٹن میں ان دنوں میلہ کی وجہ سے بہت بھیڑ بھاڑ رہتی جس سے ہمارے دوستوں نے خوب فائدہ اٹھایا۔ اور سارا دن تبلیغ کرتے رہے۔ عورتوں نے بھی تبلیغ میں حصہ لیا:

لکھنؤ کے دوستوں نے سائیکلوں پر اور موٹر کاروں میں ایسے ایسے مقامات پر اشتہار پہنچائے۔ جہاں پہلے کبھی احمدیت کا ذکر نہ پہنچ سکا تھا:

امرتسر کے احباب نے سرگرمی سے یوم التبلیغ منایا۔ مرد و عورت۔ بچے بوڑھے سب نے تبلیغ میں حصہ لیا۔ اڑھائی ہزار انگریزی اور اردو ٹریکٹ شہر اور مضافات میں تقسیم کئے گئے۔ مخالفین کا گروہ [illegible]

بھیرہ میں کامیاب مناظرہ

اور

غیر احمدیوں کو شکست فاش

بھیرہ ضلع شاہ پور میں پہلا مناظرہ مابین جماعت احمدیہ وجماعت سنیہ ۱۵ ستمبر ۱۹۳۲ء کو ہوا۔ شرائط مناظرہ میں ہی پہلی شکست غیر احمدیوں کو یہ ہوئی۔ کہ انہوں نے اس بات سے انکار کردیا۔ کہ علمائے سلف اہل سنت والجماعت کی کتب اور ان کی تحریریں ان کے خلاف پیش ہوسکیں۔ گویا اپنے بزرگوں کی تحریروں سے انکار کردیا۔

پہلا مناظرہ

پہلا مناظرہ وفات مسیح پر تھا۔ مناظرہ تین گھنٹہ ہوا۔ غیر احمدیوں کی طرف سے مولوی محمد حسین کولوتارڑوی نے سارا زور اس بات پر لگایا۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے خود حیات مسیح کا اقرار کیا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک دو نزول کی حدیثیں پیش کیں۔ لیکن احمدی مناظر مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل نے ان کے اس دھوکے کو پبلک پر واضح کردیا آپ نے اعجاز احمدی صفحہ اور کشتی نوح کا حوالہ پیش کرکے ثابت کیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے یہ عقیدہ خدا کی وحی سے نہیں کہا۔ بلکہ مسلمانوں کا رسمی عقیدہ لکھا ہے۔ اور دوسری نزول والی دلیل کے متعلق فرمایا۔ کہ یہاں آسمان کا لفظ نہیں ہے۔ کہ وہ آسمان سے اتریں گے۔ اور نہ نزول سے مراد آسمان ہی سے آنا ہے کیونکہ قرآن میں لباس اور لوہے کے نزول کا حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نزول کا ذکر ہے۔ جو دنیا میں پیدا ہوئے۔ آخر میں چیلنج دیا۔ کہ اگر فریق مخالف قرآن کریم میں حضرت عیسیٰ کے واقعہ کے ساتھ آسمان کا لفظ جسد عنصری کا لفظ اور زندگی کا ثابت کردے۔ تو مقررشدہ انعام لے۔

یہ مطالبہ آخر تک کیا گیا۔ لیکن فریق مخالف اس کی تردید نہ کرسکا۔ اس دفعہ ایک نیا رنگ تھا۔ جو اثبات حیات مسیح میں فریق مخالف نے اختیار کیا۔ کہ سارا دارومدار کتب مسیح موعود پر رکھا۔ بہرحال اس پہلے مناظرے کا پبلک پر ایک خاص اثر تھا۔ اور پبلک نے غیر احمدی مناظر کی ناکامی کو واضح طور پر محسوس کرلیا۔

دوسرا مناظرہ

اگلے دن ۱۶ ستمبر کو صبح آٹھ بجے ختم نبوت پر تھا۔ اس میں بھی مدعی غیر احمدی تھے۔ مناظرہ سے پیشتر مولوی محمد حسین کے چیلنج کے جواب میں کہ میں توفی کے متعلق ایک ہزار روپیہ کے چیلنج کو پورا کرنے کو تیار ہوں ان کے چیلنج کو منظور کرلیا گیا اور نقد ایک ہزار روپیہ پیش کیا گیا۔ کہ اگر وہ اس چیلنج کے خلاف کوئی مثال پیش کریں۔ تو ان کو دیدیا جائیگا۔ لیکن مولوی صاحب اس مطالبہ کو پورا کرنے سے عاجز رہے۔ اور باوجود بار بار کی تاکید کے وہ اس کو پورا نہ کرسکے۔ اس مناظرہ میں بھی جماعت احمدیہ کی طرف سے مولوی محمد سلیم صاحب مولوی فاضل مناظر تھے۔ فریق مخالف نے یہاں بھی ادھر ادھر کی باتوں میں وقت ٹالا۔ اور کوئی دلیل ختم نبوت کے متعلق پیش کی۔ ہاں بار بار یہی کہا کہ جب دین مکمل ہوگیا تو کسی نبی کی ضرورت نہیں لیکن جب اس کے مقابل پر کہا گیا۔ کہ حضرت عیسیٰ کیا کرنے کے لئے آئینگے۔ تو اس کا جواب ندارد۔ پھر یہ کہا گیا۔ کہ نبی کریم فرماتے ہیں۔ میں آخر الانبیاء ہوں۔ لیکن اس کے جواب میں بتایا گیا۔ کہ مسلم کی حدیث ہے۔ کہ انا آخر الانبیاء ومسجدی آخر المساجد۔ پس اگر آخر الانبیاء سے یہ مراد ہے۔ کہ اب کوئی نبی نہیں ہوسکتا۔ تو اس کے مطابق مسجد نبوی کے بعد کوئی مسجد بھی تعمیر نہیں ہوسکتی۔ بہرحال جب آخر المساجد سے مراد یہ ہے۔ کہ رب مسجد سے عظیم الشان اور معزز مسجد نبوی ہے تو اسی طرح آخر الانبیاء کے مراد یہ ہے کہ کمالات نبوت میں سب انبیاء سے بڑھ چڑھ کر حضرت رکنو وادی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ ورنہ یا تو تمام مساجد گرادو۔ یا نبی کریم کے فرمودہ کو جھوٹے تصور کرو۔ اس موضوع میں بھی غیر احمدی مناظر نے حضرت اقدس کی تحریروں پر زور دیا۔ کہ وہ خود دعویٰ نبوت سے انکار کرتے ہیں۔ اس کے جواب میں ایک غلطی کا ازالہ پیش کرکے اچھی طرح اس مسئلہ کو واضح کیا گیا۔ ساتھ یہ بھی کہا گیا کہ اگر حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ نبوت کا نہ تھا۔ تو تین سو علماء نے کفر کا فتویٰ کیوں لگایا۔ اگر کہو۔ کہ غلطی سے۔ تو غلطی کے واضح ہونے پر اپنے فتوے سے رجوع کیوں نہ کیا۔ مولوی محمد حسین صاحب کی ایک زبردست غلطی اور اس غلطی پر قابل دید یہ حواسی یہ تھی کہ آیت لیطلعکم کے لام کے متعلق کہنے لگے۔ کہ اس قسم کا لام جب بھی مضارع پر داخل ہو۔ تو بجز حال کے معنوں کے اور کوئی معنے نہیں ہوتے۔ ہماری طرف سے چیلنج دیا گیا۔ کہ ثبوت دکھاؤ مگر سب علماء حنفیہ عاجز آگئے اور کوئی حوالہ بھی ایسا نہ دکھا سکے اس سے پبلک پر واضح ہوگیا۔ کہ غیر احمدی علماء کی علمیت کے دعاوی کس حد تک درست ہیں۔

تیسرا مناظرہ

تیسرا مناظرہ صداقت دعویٰ نبوت پر تھا۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی اے گجراتی تھے مناظرہ بڑے معرکے کا تھا۔ غیر احمدیوں کو بڑی بڑی امیدیں تھیں۔ اور وہ ہر طرح فساد پر آمادہ نظر آتے تھے۔ پولیس کا انتظام باقاعدہ تھا احمدی مناظر نے قرآن پاک سے مدعی نبوت کی صداقت کے معیار پیش کئے۔ کہ اس کی زندگی قبل از دعویٰ پاک اور مطہر ہوتی ہے۔ اس پر حضرت مرزا صاحب کا دعویٰ تذکرۃ الشہادتین پیش کیا گیا۔ پھر اس کے ثبوت میں گیارہ آیات اور دو حدیثیں پیش کی گئیں۔ نیز مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کی تحریر کہ جتنی دینی خدمت اس شخص نے کی ہے۔ تیرہ سو سال میں کسی نے نہیں کی۔ وغیرہ وغیرہ۔ علاوہ ازیں یہ بھی پیش کیا گیا کہ بروئے قرآن کریم جھوٹا نبی ضرور قتل کیا جاتا ہے۔ اور اس کی تائید میں بنبراس صفحہ ۴۴۲ سے حوالہ پیش کیا گیا۔ کہ کسی مدعی نبوت کاذبہ کو دعوےٰ کے بعد ۲۳ سال سے زیادہ عرصہ نہیں مل سکتا۔ جتنا کہ نبی کریم کو ملا پھر یہ بھی معیار پیش کیا گیا۔ کہ جھوٹا مدعی اپنے کاذب ہونے کی صورت میں اپنے متعلق بددعا نہیں کرسکتا۔ لیکن حقیقۃ المہدی میں حضرت مرزا صاحب نے اپنے متعلق یہ بددعا کی۔ کہ اے خدا اگر میں جھوٹا ہوں تو مجھ پر عذاب نازل کر۔ لیکن خدا نے اس دعا کے بداثرات سے آپ کو محفوظ رکھا بلکہ پہلے سے زیادہ ترقی ہوئی۔ لیکن مخالف نے کسی ایک آیت اور حدیث کو چھوا تک نہیں۔ بلکہ پیشگوئیوں پر مضحکہ کیا گیا اور لوگوں کو فساد پر اکسانے کی کوشش کی گئی آخر غیر احمدی مناظر بدتہذیبی پر اتر آیا۔ اسے تنبیہ کی گئی اور ایک تقریر کا وقفہ دیا گیا۔ کہ اگر وہ بدکلامی سے باز آجائیگا تو فبہا۔ ورنہ ترکی بہ ترکی جواب دیا جائے گا۔ لیکن باوجود اس تنبیہ کے غیر احمدی مناظر بدتہذیبی سے باز نہ آیا۔ ہماری طرف سے باوجود اس کی انتہائی بدتہذیبی کے شرافت اور متانت کے ساتھ جواب دیا گیا۔ محمدی بیگم عبدالحکیم۔ عبداللہ آتھم کے اعتراضات کا مسکت جواب دیا گیا۔ الہامات پر اعتراضات کے دندان شکن جواب دئے گئے۔ غیر احمدی مناظر نے پبلک کو ہر طرح سے مشتعل کرنے کی کوشش کی۔ اس کی اس حرکت کو سنجیدہ اور متین آدمیوں نے سخت ناپسند کیا۔ اس مناظرہ سے بھیرہ اور مضافات میں ایک ہلچل مچ گئی ہے۔ اور لوگ تحقیق کی طرف راغب نظر آتے ہیں۔ اسی مناظرہ ہی کا اثر تھا۔ کہ کئی لوگ ہماری مسجد احمدیہ میں آکر ہمارے مبلغین سے گفت وشنید عقائد احمدیت کے متعلق کرتے رہے۔ اور کئی لوگوں نے کتب احمدیہ کے پڑھنے کا وعدہ کیا ہے۔ دعا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس مناظرہ کو آئندہ ترقیات کا پیش خیمہ بنائے اور اس کے نیک نتائج پیدا کردے۔ اللھم آمین

عاجز خادم حسین خادم جنرل سکرٹری انجمن احمدیہ بھیرہ

خریداران الفضل کو وی پی کی اطلاع

مندرجہ ذیل خریداران الفضل کا چندہ ۱۶ اکتوبر سے ۵ نومبر تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ مہربانی فرما کر بذریعہ منی آرڈر ہمیں چندہ بھجوا دیں جس سے ۵ر کا آپ کو فائدہ رہیگا۔ ورنہ نومبر کے پہلے ہفتے میں وی پی کر دئیے جائینگے اور انکاری وی پی کرنے والوں کے نام اخبار تا وصولی بند رہے گا (مینیجر)

نمبر خریداری — نام

۳۸ میاں پیر الٰہی بخش صاحب
۵۷ سید صادق حسین صاحب
۷۵ منشی حسن خان صاحب
۱۳۶ میاں محمد شریف صاحب
۳۰۲ مولوی کرم داد خانصاحب
۳۲۵ ڈاکٹر محمد اشفاق صاحب
۴۰۷ چوہدری مولا بخش صاحب
۴۷۲ قاضی محمد اکرم صاحب
۴۸۲ مولوی عبدالعزیز صاحب
۵۸۱ بابو عبدالغنی صاحب
۶۴۹ مولوی محمد الدین صاحب
۷۹۰ محمد سعید صاحب
۹۱۹ بابو رسول بخش صاحب
۱۱۳۱ ہدایت اللہ صاحب
۱۴۱۵ مستری شرف الدین صاحب
۱۴۹۲ چوہدری محمد حیات خانصاحب
۱۷۱۷ چوہدری بشارت علی خانصاحب
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب
۱۸۹۸ سراج الدین صاحب
۲۰۴۵ ایم محمد عظیم الدین صاحب
۲۲۳۱ میر سکندر علی صاحب
۲۲۷۱ شیخ محمد آصف زمان صاحب
۲۷۱۷ میاں غلام نبی صاحب
۲۸۹۳ سردار سلطان سرور خانصاحب
۲۸۹۹ قاضی عبدالوحید صاحب
۳۱۷۰ میاں غلام حسین صاحب
۳۲۶۶ چوہدری مبارک احمد صاحب
۳۴۹۳ نیک عالم خان صاحب
۳۶۲۴ چوہدری محمد شریف صاحب
۳۷۳۵ اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰ سراج الدین احمد صاحب
۳۸۹۷ عطاء الرحمن صاحب
۳۹۲۵ محمد حسین صاحب
۳۹۴۸ پی ایم فخر الدین صاحب
۴۱۲۶ محمد خلیلی صاحب
۴۱۹۱ قمر الدین صاحب
۴۳۹۸ ایم کے عابد شریف صاحب
۴۴۳۷ غلام احمد صاحب
۴۴۷۶ ملک غلام رسول صاحب
۴۶۸۵ ڈاکٹر محمد عبدالحق صاحب
۴۷۵۹ بابو عبدالسلام صاحب
۴۷۹۱ جمعدار محمد یعقوب خانصاحب
۴۹۲۵ ایم عبدالرحیم صاحب
۵۰۴۶ ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب
۵۰۴۹ شریف احمد صاحب
۵۰۸۴ دوست محمد صاحب
۵۳۰۴ چوہدری غلام مرتضیٰ صاحب
۵۳۳۰ چوہدری سردار خانصاحب
۵۴۹۹ چوہدری عزیز اللہ صاحب
۵۶۰۰ ملک خدا یار صاحب
۵۶۱۲ ملا ابراہیم الٰہی صاحب
۵۶۲۵ بابو محمد عمر صاحب
۵۷۴۳ محمد شریف صاحب
۵۸۴۳ ڈاکٹر اعظم علی خانصاحب
۵۸۵۹ شیخ غلام علی خانصاحب
۶۰۳۰ مختار احمد صاحب
۶۲۱۱ عبدالقیوم صاحب
۶۲۱۴ عبدالغفور صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی صاحب
۶۳۲۱ محمد عالم صاحب
۶۴۳۶ چوہدری غلام محمد صاحب
۶۴۷۲ اے جی ناصر صاحب
۶۵۸۸ خیر الدین صاحب
۶۷۰۰ شمس الدین صاحب
۶۷۱۶ محمد ابراہیم صاحب
۶۷۲۶ حبیب الرحمن صاحب
۶۸۱۶ عزیز احمد صاحب
۶۸۴۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۸۸۰ محمد الیاس صاحب
۶۹۱۶ امیر محمد خان صاحب
۶۹۶۲ منشی عبدالحق صاحب
۷۱۰۱ ڈاکٹر محمد حسین خان صاحب
۷۲۲۷ بابو فتح محمد صاحب
۷۲۴۰ چوہدری سردار احمد صاحب
۷۲۵۶ محمد اکبر صاحب
۷۲۵۷ بنت ڈاکٹر احمد خانصاحب
۷۲۸۵ سلطان احمد صاحب
۷۴۳۸ صلاح الدین صاحب
۷۵۵۸ ملک محمد حسین صاحب
۷۵۶۲ ماسٹر محمد شفیع صاحب
۷۶۰۰ جمعدار محمد عالم صاحب
۷۶۳۹ اسرار محمد صاحب
۷۷۵۷ محمد شفیع صاحب
۷۷۹۰ محمد صادق صاحب
۷۸۴۰ پیر عبدالعلی صاحب
۷۸۷۹ ایم کریم خان صاحب
۷۸۹۰ مرزا محمد بیگ صاحب
۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۱ مستری محبوب عالم صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۶۶ میر حمید اللہ صاحب
۸۰۱۸ محمد سعید الدین صاحب
۸۰۴۲ محمد کٹی صاحب
۸۱۴۴ عبدالحق صاحب
۸۱۵۰ منشی غلام محمد صاحب
۸۱۶۰ حکیم دین محمد صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۱۷۰ چوہدری نبی داد خانصاحب
۸۲۲۸ محمد طیب اللہ صاحب
۸۳۳۴ فضل الرحمن صاحب
۸۳۳۶ عبداللہ خان صاحب
۸۳۶۸ محمد شفیع صاحب
۸۳۸۷ ایم عطاء بیگم صاحبہ
۸۳۹۲ سید علی محمد صاحب
۸۴۲۳ حکیم عبدالواحد صاحب
۸۴۲۵ مینیجر صاحب احمدیہ آرٹ لائبریری
۸۴۲۷ خواجہ حفیظ اللہ صاحب
۸۴۳۹ عبدالعزیز صاحب
۸۴۴۳ مینیجر احمدیہ فرنیچر سٹور
۸۴۴۶ لفٹیننٹ ٹی ڈی احمد صاحب
۸۴۵۷ قاضی شاد بخت صاحب
۸۴۶۴ جمعدار عبدالرحمن صاحب
۸۴۹۶ مستری رحیم اللہ صاحب
۸۵۰۷ ماسٹر محمد فضل الٰہی صاحب
۸۵۰۸ شیخ عبدالحمید صاحب
۸۵۷۳ محمد اشرف صاحب
۸۶۰۲ عبدالعزیز صاحب
۸۶۰۵ جلال الدین صاحب
۸۶۲۸ مولوی محمد یعقوب صاحب
۸۶۶۸ میر امان اللہ صاحب
۸۷۰۳ شیخ غلام محمد صاحب
۸۷۱۹ چوہدری غلام حیدر صاحب
۸۷۲۵ غلام رسول صاحب
۸۷۲۹ رحمت خان صاحب
۸۷۳۳ عبدالغفور صاحب
۸۷۴۴ محمد صدیق صاحب
۸۷۴۵ ظفر الحق صاحب
۸۷۵۳ چوہدری احمد الدین صاحب
۸۷۵۸ سردار خان صاحب
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۴۹ چوہدری سراج الدین صاحب
۸۸۵۷ منشی محمد عالم صاحب
۸۸۶۶ مستری غلام رسول صاحب
۸۸۸۰ حکیم محمد جمیل صاحب
۸۹۱۷ ہیرا لال صاحب
۹۰۲۰ محمد الدین صاحب
۹۰۲۱ عبدالعزیز خان صاحب
۹۰۳۵ اے عبدالرحمن صاحب
۹۰۴۲ چوہدری فتح محمد صاحب
۹۰۴۴ سردار خان صاحب
۹۰۴۸ منشی غلام محی الدین صاحب
۹۰۴۹ سید احمد صاحب
۹۰۵۲ غلام رسول صاحب
۹۰۵۴ سید عبدالجمیل صاحب
۹۰۵۹ میاں محمد سلطان صاحب
۹۰۶۰ ماسٹر خیر الدین صاحب
۹۰۶۶ بابو بشیر محمد صاحب
۹۰۶۷ ملک محمد شریف صاحب
۹۰۶۹ محمد صادق صاحب
۹۰۷۱ ڈبلیو۔ ایم بقا صاحب
۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب
۹۰۹۲ ایم اے جلیل صاحب
۹۰۹۷ مولوی عبدالباقی صاحب
۹۱۰۵ ماسٹر وڈھاوے خاں صاحب
۹۱۱۰ محمد لطیف صاحب
۹۱۲۷ محمد علی صاحب
۹۱۴۳ رانا فیض بخش صاحب
۹۱۵۸ سیٹھ خیر الدین احمد صاحب
۹۱۶۱ حسین بخش صاحب
۹۱۶۳ سید محمد افضل شاہ صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۱۸۶ محمد حنیف صاحب
۹۱۸۷ عبدالعزیز صاحب
۹۱۹۲ حاجی جلال دین صاحب
۹۲۳۳ حکیم عبدالرحمن صاحب
۹۲۳۷ حاجی بلاول صاحب
۹۲۶۶ مہتمم صاحب لائبریری
۹۲۷۴ سکرٹری صاحب دینیہ
۹۲۸۶ سید محمد حسین صاحب
۹۲۹۰ غلام محمد خان صاحب
۹۲۹۸ محمد اسمٰعیل صاحب
۹۲۹۵ ماسٹر حسرت علی صاحب
۹۳۰۲ محمد شفیع صاحب
۹۳۰۳ ماسٹر احسان اللہ خانصاحب
۹۳۰۵ جمیل احمد صاحب
۹۳۰۷ میاں بلند بخش صاحب
۹۳۰۸ خان ملک صاحب
۹۳۰۹ قمر الدین صاحب
۹۳۱۱ میاں محمد عالم صاحب
۹۳۱۲ میاں غلام نبی صاحب
۹۳۲۰ بابو محمد امیر صاحب
۹۳۲۱ انعام اللہ خانصاحب
۹۳۲۳ شیخ اسمٰعیل صاحب
۹۳۲۴ چوہدری محمد بخش صاحب
۹۳۲۵ غلام صمدانی صاحب
۹۳۲۷ سید محمد سرور صاحب
۹۳۳۳ شاہ نظیر صاحب
۹۳۳۴ منشی عبداللہ خانصاحب
۹۳۳۵ منشی سلطان محمود صاحب
۹۳۳۶ چوہدری عبدالحی خانصاحب
۹۳۳۸ میاں محمد سعید صاحب
۹۳۴۹ ایم زبیر صاحب
۹۳۵۶ حاجی رحیم بخش صاحب
۹۳۹۱ ماسٹر غلام محمد صاحب
۹۴۱۲ ماسٹر محمد اسمٰعیل صاحب
۹۴۱۶ غلام محمد صاحب
۹۴۲۰ حاجی ذہاب الدین صاحب
۹۴۲۵ منظور احمد صاحب
۹۴۳۱ خان بہادر ایچ ایم ملک
۹۴۳۸ شریف احمد صاحب
۹۴۳۹ مستری غلام حیدر صاحب
۹۴۴۰ فضل محمود صاحب
۹۴۴۱ ملک مبارک علی خانصاحب
۹۴۴۷ محکم الدین صاحب
۹۴۵۱ عبدالحق صاحب
۹۴۵۶ قاضی محمود الحسن صاحب
۹۴۷۳ چوہدری نور محمد صاحب
۹۴۷۴ منشی عبدالعزیز صاحب
۹۴۷۸ ماسٹر محمد سلیمان صاحب
۹۴۸۹ محی الدین صاحب

براہ مہربانی یہ احباب وی پی وصول کر کے ممنون فرمائیں۔

سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھاؤ

۱۸ اکتوبر سے ۳۰ اکتوبر تک محصولڈاک معاف

کیونکہ محصولڈاک بہت زیادہ ہوگیا ہے۔ اس لئے عام طور پر دوستوں کو کسی چیز کے منگوانے کے لئے زیادتی محصولڈاک بہت روک ہوتی ہے سو مبارک ہو کہ یہ روک دور ہوگئی۔ یعنی جو دوست ۱۸ اکتوبر تا ۳۰ اکتوبر اپنی درخواستیں ڈاک میں پوسٹ کرینگے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ پر محصولڈاک معاف رہیگا۔ بشرطیکہ کم از کم دو روپیہ کا آرڈر ہو۔ لہذا دوستوں کو فی الفور اس سنہری موقعہ سے فائدہ اٹھانا چاہئیے۔

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ جون ۱۹۳۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں۔ کہ "نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا۔ مفید پائی گئیں۔ اور یہ امر موجب خوشی ہے۔ کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزماکر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کریں۔ امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے"۔

موتی سرمہ جو جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ جالا۔ پھولا۔ خارش چشم۔ پانی بہنا۔ دھند۔ غبار۔ پڑبال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندہ۔ ابتدائی موتیا بند غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھینگے۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانی کی سی تیز پائینگے۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک ۵/ معاف

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں یہ موتی سرمہ ہی مقبول ہے

لہذا آپ کو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیئے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم اے سلمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زرد کو سرخ اور کو شاداب زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کرچکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے محصولڈاک ۷/ معاف۔

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں مکرمی شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میں نہایت مسرت اور شکر گذاری کے جذبات سے برادر دل لیکر آپکو یہ لکھ رہا ہوں کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنیکی شکایت تھی۔ اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لیکر بھیجدی۔ اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں۔ وہ لکھتا ہے "میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے اور اسکی وجہ صرف یہ ہے کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور دوائی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی۔ میں نے استعمال کرنی شروع کردی جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی۔ الحمد للہ اب پیشاب بالکل صاف اور تندرستی کا آتا ہے بھوک خوب لگتی ہے جو کھاؤں سو ہضم۔ چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی۔ غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں۔ نہایت اعلیٰ دوا ہے ایک شیشی اور روانہ کریں"۔ شیخ صاحب مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی۔ اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بینظیر اثر کیا ہے میں جبکہ خود ولایت میں تھا تو عزیز محمود احمد کو اس کا استعمال کرایا گیا۔ اس کی صحت مخدوش تھی اور سل امراض کے پیچھے کا خدشہ تھا مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اسے ان خطرات سے بچالیا۔ اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے۔ میں اس ایجاد پر آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کے لئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے یہ دوائی فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں۔

اکسیر اعظم

اکسیر البدن کے اجزاء کے علاوہ اس میں حسب ذیل اجزاء شامل ہیں سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ موتی۔ عنبر وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اسکی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے منفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف باضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا۔ دل کی دھڑکن۔ سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی۔ اداسی۔ ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ کا پیدا ہوجانا یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے۔ لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایکماہ کی خوراک بیس روپے محصولڈاک ۷/ معاف

اکسیر اعظم سے پینتالیس سالہ اٹھارہ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر بشیر محمد صاحب عثمانی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں۔ "اکسیر اعظم کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جسکی عمر چالیس سال سے تجاوز کرچکی تھی اور جسکو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی۔ دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی۔ جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اعظم کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی بڑھتی ہوئی جوانی کا عالم ہوتا ہے"

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بناکر زندگی تلخ کردیتا ہے اسکی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض کا سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے قیمت تین روپیہ محصولڈاک ۷/ معاف

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بناکر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو مدت تک کافی ہے ایک روپیہ محصولڈاک ۱۱/ معاف بشرطیکہ ایک وقت میں دو شیشیاں منگائی جائیں

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سرکے بال سے پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کیجئے گھر میں اس "تریاق اعظم" کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے سفر میں اسکی شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپکی پاکٹ میں ہیں اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر اس کا ایک قطرہ حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے سر کی درد۔ پسلی کی درد۔ گنٹھیا کی درد عرق النساء کی درد۔ قولنج کی درد۔ معدہ کی درد۔ جگر کی درد۔ گھٹنوں کی درد غرضیکہ جملہ اقسام کی درد دور کرنے کیلئے تیر بہدف۔ آنا سور جلے ہوئے آبلوں۔ متلی۔ بخار۔ ہیضہ کیلئے اکسیر قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے۔ قیمت فی شیشی دو روپے ۴/ محصولڈاک ۵/ معاف

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بینظیر تحفہ ہے مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کی وجہ سے جن کے چہرہ زرد دل ہر وقت دھڑکتا۔ سر چکراتا۔ آنکھوں میں اندھیرا آتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے۔ بے چینی۔ گھبراہٹ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو کام کرنے کو دل نہ چاہتا ہو جسم میں سخت کمزوری ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا ایکماہ کی خوراک جس میں ۱۵ تولہ دوا ہے قیمت صہ محصولڈاک ۱۱/ معاف

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بد ہضمی۔ ڈکار۔ کمی بھوک۔ درد شکم۔ اپھارہ۔ باد گولہ۔ پیٹ کا گڑ گڑانا۔ کھٹی ڈکاریں۔ قے۔ جی کا متلانا۔ جگر و تلی کا بڑھ جانا۔ سر چکرانا۔ کرم شکم قبض اسہال۔ مروڑ۔ کھانسی۔ دمہ کیلئے تیر بہدف ہے۔ دودھ پیتے بچوں کی۔ اندھ۔ بلائی پھٹن وغیرہ ہضم کرنیکا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ۔ حافظہ۔ ذہن کو تقویت دیتی ہے۔ کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بینظیر چیز ہے قیمت دو روپے۔ اس دوا کا ہر گھر میں موجود رہنا نہایت ضروری ہے محصول ڈاک ۷/ معاف

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

اکسیر الاجسام

جو کنواں خشک ہو چکا ہو۔ یا پانی کی کافی مقدار بہم نہ پہنچ سکتا ہو۔ تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہوگا۔ کہ اس کے متعلقہ کھیتیاں سرسبز نہیں رہ سکتیں وہ پانی کی قلت سے بہت جلد مرجھا جاتی ہیں۔ انسانی اعضاء کی سرسبزی کیلئے خون بمنزلہ پانی کے ہے۔ اگر جسم میں بعض وجوہات کی بنا پر خون کم ہو جائے۔ تو انسان کے چہرے سے پژمردگی ٹپکتی ہوئی نظر آنے لگتی ہے اعضائے رئیسہ اور شریفہ اپنے اپنے فعل کو کما حقہ طور پر سرانجام نہیں دے سکتے۔ طرح طرح کے عوارض لاحق ہو جاتے ہیں۔ ایسی حالت میں آپ کو اکسیر الاجسام حیرت انگیز فائدہ مند ثابت ہوگا۔ مردوں اور عورتوں کی امراض مخصوصہ کیلئے واحد علاج ہے۔ ہر موسم اور مقام پر استعمال کیا جا سکتا ہے کھانے سے پہلے اپنا وزن کرلیں۔ دس یوم کے بعد آپ کا وزن کم از کم دو پونڈ بڑھ جائیگا قیمت چالیس خوراک اڑہائی روپیہ

ملنے کا پتہ:- مینیجر گرین کاٹیج قادیان ضلع گورداسپور

تلاش رشتہ

ایک احمدی نوجوان کنوارے لڑکے کے واسطے نوجوان سلیقہ شعار امور خانہ داری سے واقف لڑکی کا رشتہ مطلوب ہے لڑکا تعلیم یافتہ اور فوج میں نیس نائک کے عہدہ پر ملازم ہے لڑکی مہذب اور شریف خاندان ہو

خاکسار محمد عبید اللہ احمدی سکرٹری انجمن احمدیہ سرگودہا

عرق نور رجسٹرڈ صحت کا بیمہ

ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ اور یرقان کیلئے تریاق ہے نیز علاوہ معدہ میں طاقت پیدا کرکے طبیعت میں فرحت اور خوشی پیدا کرتا ہے پٹھوں اور جوڑوں کے پرانے درد کو دور کرکے مضبوط اور طاقتور بناتا ہے ضعف کمزوری اعصاب کو دور کرکے قوت پیدا کرتا ہے غذا کو ہضم کرکے جزو بدن بنا کر صالح خون پیدا کرتا ہے دائمی قبض کو رفع کرکے سچی بھوک پیدا کرتا ہے اعضائے رئیسہ کی تقویت اور پھیپھڑوں کی اصلاح کیلئے ایک لاجواب چیز ہے۔ کثرت پیشاب۔ پرانی کھانسی۔ درد کمر۔ جسم کی خارش۔ تھوڑا چلنے سے دم پھولنا کسی کام کو جی نہ چاہنا۔ طبیعت کی گھبراہٹ اور سستی و کاہلی کو دفع کرنے کیلئے اکسیر کا حکم رکھتا ہے عرق نور صرف بیماروں کیلئے ہی مخصوص نہیں بلکہ تندرستوں کیلئے اس کا استعمال ان کو ہر بیماری سے بچائے رکھنے۔ رنگ سرخ۔ خون کی صفائی۔ جسم میں فولادی طاقت اور وزن میں زیادتی پیدا کرنے کا علی الاعلان مدعی ہونیکے علاوہ ان کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچائے اور طاقت قائم رکھنے کا سچا وعدہ کرکے صحت کا بیمہ کر دیتا ہے۔ عرق نور۔ عورتوں کیلئے نعمت غیر مترقبہ ہے۔ بانجھ پن کی یہ ایک بینظیر دوا ہے اس کے استعمال سے ایام ماہواری کی درد شرطیہ طور پر دور ہو جاتی ہے۔ خون کی کمی بیشی اور بے قاعدگی کو دور کرکے بچہ دانی کو قابل تولید بنا دیتا ہے صرف ایک بار کی آزمائش شرط ہے۔ باوجود اس قدر مفید ہونیکے قیمت فی پیکٹ صرف

۱/۴ علاوہ محصولڈاک۔ المشتہر:- ڈاکٹر [illegible]

پیلی بھیت کیوں مشہور ہے (رجسٹرڈ)

اس لئے کہ وہاں بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کی مشہور دوا ہیراپن کی "روغن کرامات" دنیا میں پہنچتی ہے۔ ہزارہا ڈاکٹر اور انگریز جس کی قدر کرتے ہیں

بلب اینڈ سنز پیلی بھیت کا ایجاد کردہ روغن کرامات

نیرٹ ہیراپن

کان بہنے اور طرح طرح کی آوازیں ہونے اور کان کی ہر ایک چھوٹی سے چھوٹی اور بڑی سے بڑی بیماری کی ایک خاص مفت دوا ہے۔ قیمت فی شیشی عہ جن صاحبان کو اعتبار نہ ہو۔ وہ خود دیکھ کر علاج کرا سکتے ہیں۔ دھوکہ دینے والے مکار ٹھگوں اور جعلساز نقالوں سے بچنا آپ کا فرض ہے

ہمارا پتہ یہ ہے کان کی دوا بلب اینڈ سنز پیلی بھیت۔ یو۔ پی

حیرت انگیز رعایت

آزمائش کا سنہری موقعہ

ہم نے محض اپنی مفید ترین ادویات کی شہرت کیلئے یہ غیر معمولی رعایت دی ہے۔ کیونکہ ہمارا یہ یقین ہے کہ جو ایکدفعہ بھی ہم سے معاملہ کریگا وہ ان بہترین ادویہ کے جادو اثر فائدہ سے متاثر ہو کر ہمیشہ کے لئے ہمارے کارخانہ کا گرویدہ ہو جائیگا۔ لہذا جو احباب اپنے آرڈر ۲۲ نومبر ۱۹۳۲ء سے پہلے پہلے دیں انہیں حسب ذیل ادویہ میں ۸ آنہ فی روپیہ رعایت دی جائیگی۔ تھوک خریداروں کو خاص رعایت دیجائیگی۔ **کنارسی روونس** امراض مخصوصہ میں بیحد فائدہ مند ہے۔ کمزوری اعصاب میں جادو اثر صالح خون پیدا کرنے میں بینظیر ہے چہرے کی رنگت کو گلاب کی طرح شگفتہ کر دیتی ہے۔ مستورات کے ایام کی بے قاعدگی۔ درد۔ کمی بیشی بے وقتی۔ اور دیگر عوارض کو دور کرنے میں نہایت مجرب ہے۔ مرض الکثرا (اسقاط) میں لاثانی۔ قیمت فی شیشی ۴۰ گولی دو روپیہ۔ رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ میر فضل الرحمٰن صاحب نعمت الہی ودیشی [illegible] تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپکی ادویہ عجیب چیز ہیں۔ خصوصاً معمر بوڑھوں کیلئے جن کا نظام عصبی بگڑا ہوا ہو۔ ہر قسم کی خرابی پیدا ہو گئی ہو۔ آپکی دوا کے استعمال سے خدا کے فضل سے قوت معلوم دیتی ہے چلنے پھرنے میں تکان نہیں۔ معدہ درست ہاضمہ بہتر۔ اجابت صاف مگر ابھی سو فیصدی نہیں ہوا۔ سب سے بہتر و مفید کنارسی روونس ہے۔ پہلے خدا کا شکر بعد آپ کا شکریہ ہے۔ اگر آپ حکم دیں۔ تو ایک شیشی کے خاتمہ پر مزید بھی استعمال کروں۔ قوت اچھی پیدا ہو گئی ہے۔ **سرمہ نورانی** امراض چشم میں بیحد مفید خصوصاً ککروں کو جڑ سے اکھیڑتا ہے۔ نظر کو تیز کرتا ہے بہت لوگوں نے اس کو استعمال کرکے عینکوں کو خیرباد کہدیا ہے۔ اصلی قیمت دو روپے رعایتی قیمت ڈیڑھ روپیہ مکرمی خلیفہ صلاح الدین احمد صدیقی یو ایچ۔ پی تحریر فرماتے ہیں۔ کہ آپ کا سرمہ نورانی ہفتہ عشرہ سے استعمال کر رہا ہوں۔ میری آنکھوں میں عرصہ چھ سال سے نہایت تکلیف دہ ککرے تھے میں سات اپریشن (عمل جراحی) کرا چکا ہوں۔ ایکدفعہ بجلی سے جلوایا تھا۔ لیکن تکلیف بدستور رہی بلکہ میری آنکھوں کی حالت ناگفتہ بہ ہو گئی تھی۔ آپکے سرمہ نورانی نے مجھے دوبارہ نور بخشا واقعی اس جیسا سرمہ ملنا ناممکن ہے کیونکہ اس لمبی بیماری میں جتنے سرمے میں نے استعمال کئے ہیں۔ کسی سے بھی فائدہ نہیں ہوا۔ میں تازیست آپکا اور آپکے سرمہ کا ممنون احسان رہونگا۔ **عطریات** ہمارے کارخانہ کے تیار کردہ عطریات اپنی خوشگوار خوشبو میں بینظیر ہیں۔ ۱ روپیہ تولہ سے دس روپیہ تولہ تک سب چیزوں کا محصولڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

مینیجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

نایاب کتابیں

ناظرین یہ نایاب کتابیں ہر وقت ہمارے کارخانہ سے مل سکتی ہیں۔ (۱) گنجینہ طبیب حصہ اول ستارھواں ایڈیشن حجم ۲۹۲ صفحہ مجلد ۳ محصولڈاک ۷ جس کے پڑھنے سے بہت سا فائدہ آپ صاحبان کو ہوگا (۲) نایاب کتاب مجربات ارسطو عرف علاج فقیرانہ جو کہ ہر گھر میں بہت کثرت سے ضرورت ہے قیمت ۸ محصولڈاک ۷ (۳) نایاب کتاب نب المجربات قیمت ۱۲ محصولڈاک ۷ (۴) طبیب نسواں معہ استادہ دوائیاں باتصویر قیمت ۸ مجلد محصولڈاک ۷

ملنے کا پتہ:- قادر کمپنی سرکلر روڈ لدھیانہ پنجاب

لڑکی سے لڑکا

ایام حمل میں ۹ ہفتے تک جبکہ جنین کی حالت غیر ... ہوتا ہے۔ ایس۔ ڈی دعلن صاحب ایم اے آر سین۔ آئی وغیرہ ... کی تیار کردہ مجرب و آزمودہ تین گولیاں کھلائیں۔ جراثیم نرینہ غالب اور مادینہ مغلوب ہو کر بفضل خدا لڑکا پیدا ہوگا۔ ضرورتمند فائدہ اٹھائیں۔ قیمت برائے نام عہ۔ احمدی دوستوں کو دسمبر تک مزید رعایت ہوگی۔ قیمتی تصادیق موجود ہیں۔ المشتہر

ایم نواب الدین مینیجر محبوب اولاد زینہ میاں محلہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

بنگال تخفیف کمیٹی کے متعلق کلکتہ سے ۱۵ اکتوبر کی اطلاع ہے کہ اس نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی ہے کہ سرکاری ملازموں کی تنخواہوں میں پانچ فیصدی کی مزید تخفیف کی جائے۔ ہائی کورٹ کے ججوں کی تنخواہوں میں بھی مزید ۲½ فیصدی کی تخفیف کی سفارش کی گئی ہے۔ امپیریل سروس کو اس تخفیف سے مستثنیٰ قرار دیا گیا ہے۔ رپورٹ گورنمنٹ کو بھیج دی گئی ہے جو اکتوبر کے آخر یا نومبر کے شروع میں شائع ہو جائیگی۔

لنڈن کی ایک تازہ اطلاع مظہر ہے کہ شہری حلقہ جات میں یہ افواہ پھیلی ہوئی ہے کہ حکومت ہند مزید قرضہ لینے کے لئے ایک اعلان کرنے والی ہے۔

غنڈا ایکٹ کے ماتحت بندرگاہ بمبئی کے چار کارکن جن کے خلاف قتل کا الزام تھا اور جن کو ہائی کورٹ نے بری کر دیا تھا۔ بمبئی سے نکال دئے گئے۔

مسلمانان سرحد کے ایک نمائندہ وفد نے گورنر صوبہ کی خدمت میں پیش ہو کر درخواست کی کہ گذشتہ سال ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے فسادات میں جو لوگ قید ہوئے تھے انہیں رہا کر دیا جائے ہز ایکسیلنسی نے وفد کی گزارشات کو ہمدردانہ طریق پر سنا اور ایک قیدی کی رہائی کا فوری حکم صادر کرتے ہوئے باقی معاملہ پر ہمدردانہ غور کرنے کا وعدہ کیا۔

ریاست میسور کی اسمبلی کے اجلاس کا افتتاح کرتے ہوئے سر مرزا اسمٰعیل دیوان میسور نے ڈیوڈسن کمیٹی کی رپورٹ پر نکتہ چینی کی۔ اور کہا کہ یہ رپورٹ غیر منصفانہ ہے اسے منسوخ کر دینا چاہئیے۔ والیان ریاست آل انڈیا فیڈریشن کے حامی ہیں۔ اسی سلسلہ میں آپ نے تیسری گول میز کانفرنس کا خیر مقدم کیا۔

مالی بدحالی کے نتیجہ پر کفایت شعاری کی غرض سے ہندوستانی فوجوں کو جو ۷۲۰۰ سپاہیوں اور افسروں پر مشتمل ہیں برطرف کرنے کی تجویز کے سلسلہ میں ٹریبیون کا نامہ نگار لکھتا ہے کہ اگرچہ ابھی وزیر ہند اور برطانوی دفتر جنگ کی باضابطہ منظوری حاصل کرنی باقی ہے تاہم ہندوستان کے آرمی ہیڈکوارٹرز نے اس کام کو شروع کر دیا ہے اور توقع کی جاتی ہے کہ متعلقہ افواج مارچ ۱۹۳۳ء کے آخر تک برطرف کر دی جائیں گی تاکہ اس طرح جو کفایت ہو اسے آئندہ مالی سال کے میزانیہ میں دکھایا جا سکے۔

انڈین میڈیکل ایسوسی ایشن کلکتہ کی مرکزی کونسل نے آل انڈیا میڈیکل کانفرنس کے آئندہ اجلاس کے لئے حیدرآباد دکن کے میجر ایم جی نائیڈو کو پریذیڈنٹ نامزد کیا ہے یہ کانفرنس آئندہ کرسمس کے دوران میں لکھنؤ میں منعقد ہونے والی ہے۔

لکھنؤ کانفرنس کے متعلق شیخ محمد صادق صاحب بیرسٹر رکن پنجاب کونسل نے اخبارات کو بیان دیا ہے جس میں کہا ہے کہ اس کانفرنس کا مقصد اگرچہ قابل تعریف ہے لیکن موجودہ حالات میں اس کا انعقاد ملک و قوم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوگا۔ جبکہ بڑے بڑے مسلم زعماء اس میں شامل نہیں ہوئے تو اس کانفرنس کا فیصلہ وزیر اعظم کے فرقہ وار اعلان پر کسی طرح اثر انداز نہیں ہو سکتا۔ اور حکومت اس وقت تک فرقہ وار فیصلہ میں کوئی تبدیلی کرنے کے لئے تیار نہ ہوگی جب تک مسلمانوں کی مختلف جماعتیں کوئی متحدہ فیصلہ نہ کریں دیگر بہت سے مسلم اکابر نے بھی اسی قسم کے اعلان کئے ہیں

جمعیت الاقوام کی تخفیف اسلحہ کی بیورو کے ایک اجلاس نے فیصلہ کیا ہے کہ تخفیف اسلحہ کے کمیشن کا آئندہ اجلاس ۲۱ نومبر کو منعقد ہو تاکہ فرانس تخفیف اسلحہ کے متعلق اپنی سکیم اچھی طرح تیار کرے۔

میثاق پونا پر سر چمن لال سیتلواڈ نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس میثاق میں وہ تمام نقائص اور برائیاں موجود ہیں جن کے خلاف گاندھی جی نے بطور احتجاج فاقہ کشی شروع کی تھی۔ افسوس ہے کہ گاندھی جی نے جداگانہ انتخاب کو ایک دوسری شکل میں قبول کر لیا۔ یہ امر ناقابل فہم ہے کہ آخر جس چیز کو لنڈن میں مسترد کر دیا گیا تھا اس سے بدرجہا بدتر شے حاصل کرنے کے لئے فاقہ کشی کی ضرورت کیوں لاحق ہوئی آپ نے کہا کہ اس تمام قیل و قال میں ڈاکٹر امبیدکر کو مرکزی پوزیشن حاصل تھی۔ اور گاندھی جی کو اپنی حفاظت کی خاطر ان کے ہر مطالبہ کو تسلیم کرنا پڑا۔

پنڈت مدن موہن مالویہ ۱۵ اکتوبر کو لاہور پہنچے۔ اور پھر لائلپور سکھوں کے ساتھ گفت و شنید کرنے کے لئے روانہ ہو گئے

ڈیرہ اسمٰعیل خاں کے ڈپٹی کمشنر نے رائے عامہ معلوم کرنے کے لئے ایک نوٹس جاری کیا ہے جس میں دریافت کیا ہے کہ آیا مواشی مثلاً گائے بھینسوں پر بلدیہ کی طرف سے محصول نافذ کیا جائے یا نہیں۔ کیونکہ ان کی شہر کے بازاروں وغیرہ میں موجودگی شہر کی صحت پر برا اثر ڈال رہی ہے۔ اس محصول کے عائد ہونے سے جو آمدنی ہوگی اسے شہر کی صفائی کے انتظامات پر خرچ کیا جائیگا۔

علامہ سر اقبال ۱۷ اکتوبر فرنٹیئر میل سے یورپ روانہ ہو گئے۔ آپ ویانا بوڈاپسٹ اور برلن وغیرہ کے علمی مراکز میں ہوتے ہوئے دس گیارہ نومبر تک انگلستان پہنچ جائینگے

پنجاب یونیورسٹی نے آج سے چند ماہ پیشتر بی اے کے نصاب سے تاریخ اسلام کو خارج کر دیا تھا۔ اس پر صوبہ بھر کے مسلمانوں نے متحدہ احتجاج کیا۔ مسلمانوں کی مساعی بار آور ہوئیں۔ اور یونیورسٹی نے فیصلہ کر دیا ہے کہ بی اے کے کورس سے تاریخ اسلام خارج نہیں کی جائیگی۔

لاہور ہائیکورٹ کی طرف سے سب آرڈینیٹ جج کے عہدہ کے لئے امیدواروں کی بھرتی کا امتحان جو ۷ تا ۱۰ نومبر منعقد ہونا قرار پایا تھا سرکاری اعلان کے مطابق ۱۴ تا ۱۷ نومبر کو ہوگا۔ یہ امتحان یونیورسٹی ہال لاہور میں لیا جائیگا۔

لکھنؤ کانفرنس ختم ہو گئی مولانا شوکت علی نے دو قراردادیں اخبارات کو ارسال کی ہیں جن کا مفاد یہ ہے کہ چونکہ ذمہ دار حکومت کے حصول کے لئے مختلف اقوام کے درمیان اتفاق اور یک جہتی کی ضرورت ہے اس لئے یہ کانفرنس آل پارٹیز مسلم کانفرنس کے اجلاس منعقدہ دہلی کی قراردادوں کے مطالبات سے کامل اتفاق رکھتی ہے۔ اگر ان مطالبات کو قبول کر لیا گیا۔ تو طرز انتخاب پر دوسری اقوام کے ساتھ پھر بحث ہو سکتی ہے۔ دوسرے یہ کانفرنس اس امر پر رضامند ہے۔ کہ سمجھوتے کی خاطر ہندوؤں اور سکھوں کی نمائندہ جماعت کے ساتھ گفت و شنید کے لئے ایک کمیٹی مقرر کرے۔ یہ امر خاص طور پر باعث مسرت ہے کہ نیشنلسٹ مسلمانوں نے بھی مخلوط انتخاب کو غیر مشروط طور پر ترک کر دیا ہے۔

ریاست حیدرآباد کی لیجسلیٹو کونسل میں ایک اہم بل پیش ہونے والا ہے جس کے رو سے ریاست کے ہندوؤں میں بیواؤں کی دوبارہ شادی کو جائز قرار دیا جائیگا۔ اور اگر کوئی ہندو کسی ودھوا عورت سے شادی کریگا تو اس کی اولاد جائداد کی وارث ہوگی۔ سولہ سال سے کم عمر کی ہندو بیوہ لڑکی کے وارثوں کا فرض ہوگا کہ اس کی دوسری شادی کریں اور ۱۶ سال سے زیادہ عمر کی بیوہ خود شادی کر سکے گی۔

تیسری گول میز کانفرنس میں شمولیت کے لئے چوہدری ظفر اللہ خاں ڈاکٹر شفاعت احمد خاں سر تیج بہادر سپرو اور مسٹر جیکر کو حکومت کی طرف سے دعوتی چٹھیاں موصول ہو گئی ہیں

الہ آباد ہائیکورٹ کے جج مسٹر مدن موہن سیٹھ جی جو حال ہی میں